تاج الشریعہ کا وصال و فراق

مؤلف

تلمیذ و خلیفہ حضور مفتی اعظم و تاج الشریعہ

مفتی سید شاہد علی حسنی نوری

قاضی شرع و مفتی ضلع رامپور

باہتمام

خانقاہِ نوریہ لال مسجد، رامپور (یوپی) انڈیا

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

موت وہ پل ہے جو محبوب کو محبوب سے ملا دیتا ہے۔(شرح الصدور)

زندگی کیا ہے عناصر کا ظہور ترتیب ☆ موت کیا ہے انہیں اجزاء کا پریشاں ہونا

آہ! صد آہ!

تاج الشریعہ کا وصال وفراق

(**مؤلف**)

تلمیذ وخلیفہ حضور مفتی اعظم وتاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الحاج سید شاہد علی حسنی نوری جمالی کریمی

قاضی شرع ومفتی اعظم ضلع رامپور

(**باہتمام**)

ادارہ تحقیقات رضویہ جمالیہ کریمیہ

خانقاہ نوریہ، لال مسجد، دارالسلام، مصطفیٰ آباد عرف رامپور، یو. پی

MOB:09837171808

نام کتاب : **تاج الشریعہ کا وصال وفراق**

مؤلف : حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی نوری جمالی کریمی
شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ وصدر المدرسین وصدر مفتی الجامعۃ الاسلامیہ رامپور

ترتیب وکمپوزنگ : مفتی سید محمد ذبیح اللہ نوری شاہدی
مدرس الجامعۃ الاسلامیہ رامپور۔MB:9927922960

تصحیح : مفتی سید واجد علی حسنی عرف فیضان رضا نوری، متعلم ماجستیر جامعہ ازہر مصر۔
مفتی محمد اسلام حسن رضوی، مدرس الجامعۃ الاسلامیہ رامپور

صفحات : 64

تعداد : 2000

مطبع : رضا کمپیوٹر اینڈ پرنٹرس، رامپور

حسب فرمائش : مولانا سید ریحان رضا نوری شاہدی، جوگیشوری ایسٹ۔ محمد انور حسین رضوی شاہدی، ممبئی۔ الحاج سید مبین میاں نوری جیلانی، رکن جامعہ۔ قاری محمد اشتیاق احمد نوری رضوی، نئی بستی رامپور۔ جناب محمد ناظم خاں نوری شاہدی، رامپور۔ جناب ڈاکٹر لعل محمد نوری شاہدی، بگی، رامپور۔

اہتمام : ادارہ تحقیقات رضویہ جمالیہ کریمیہ، خانقاہ نوریہ، لال مسجد، رامپور۔

ملنے کے پتے

(۱) مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ، پرانا گنج، رامپور۔ موبائل:9837171808

(۲) مجلس جمال مصطفیٰ، خانقاہ نوریہ جمالیہ کریمیہ، لال مسجد، رامپور۔ موبائل:,8433107030

(۳) بزم انوار رضا ٹرسٹ، جوگیشوری ایسٹ، ممبئی۔09221462276

(۴) انجمن قادریہ، کھارڈ انڈا، ممبئی۔9870511513

فہرست مضامین

التجائے نوری

عشق رسول پاک مرے دل میں ڈال دے ☆ دیوانۂ رسول کی دنیا مثال دے

جودونوال دے مجھے فضل وکمال دے ☆ میرانصیب میرامقدر سنبھال دے

منگتا ہوں تیرے در کا مجھے یوں نہ ٹال دے ☆ صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دے

نورؔی کی التجا ہے تری بارگاہ میں ☆ رزقِ حلال دے مجھے صدقِ مقال دے

فقیرنورؔی غفرلہٗ

-:سن اشاعت:-

بموقع عرس چہلم شریف حضرت تاج الشریعہ قدس سرہٗ ۔ بمقام اسلامیہ انٹر کالج بریلی۔

بتاریخ ۱۸ر ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۳۰ر اگست ۲۰۱۸ء بروز پنجشنبہ بعد نماز عشاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زباں پر بارالٰہ یہ کس کا نام آیا

کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

نذرعقیدت

خاتم اکابر ہند، سلالۂ خانوادۂ برکات، سراج السالکین، نورالعارفین، حضرت سید شاہ

ابوالحسین احمد نوری

معروف بہ نوری میاں صاحب قدس سرہٗ العزیز کے نام جو

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت **امام احمد رضا** قادری برکاتی نوری فاضل بریلوی

کے استاذ، مربی اور مرشد اجازت ہیں جن کی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت نے کہا تھا:

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین

سدرہ سے پوچھو رفعتِ بام ابوالحسین

اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم مولانا **محمد مصطفےٰ رضا** قادری برکاتی نوری بریلوی

قدس سرہٗ کے پیر ومرشد، شیخ طریقت، رہبرورہنما ہیں۔ جن کی نسبت پر فخر کرتے ہوئے

دعائیہ طور پر مفتی اعظم نے کہا تھا۔

فقط نسبت کا جیسے ہوں حقیقی نوری ہو جاؤں

مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے میاں! نوری میاں تم ہو

فقیر نورؔی سید **شاہد علی** حسنی قادری

برکاتی رضوی جمالی کریمی غفرلہ والوالدیہ واحبابہ

☆امام العلماء علامہ محمد رضا علی خاں نقشبندی بریلوی

☆امام المتکلمین علامہ مفتی محمد نقی علی خاں قادری نوری برکاتی

☆اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری نوری برکاتی

☆استاذ زمن علامہ محمد حسن رضا خاں قادری نوری رضوی

☆اہر علم میراث علامہ مفتی محمد رضا خاں قادری نوری رضوی

☆حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری نوری رضوی

☆مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری رضوی

☆مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں قادری نوری رضوی

☆ریحان ملت علامہ ریحان رضا خاں قادری نوری رضوی

☆قمر ملت علامہ قمر رضا خاں قادری نوری رضوی

☆استاذ العلماء علامہ حسنین رضا خاں قادری نوری رضوی

☆امین شریعت علامہ سبطین رضا خاں قادری نوری رضوی

☆صدر العلماء علامہ مفتی محمد تحسین رضا خاں قادری نوری رضوی

☆حبیب ملت علامہ مفتی محمد حبیب رضا خاں قادری نوری رضوی

☆داماد تاج الشریعہ مفتی محمد شعیب رضا قادری نوری رضوی علیہم الرحمۃ والرضوان

کی

خدمت

میں

فقیر نوری غفرلہٗ

☆مخدومہ محترمہ جیانی پیرانی امی جان صاحبہ دام ظلہا علینا

زوجۂ مقدسہ تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان

☆شہزادہ و جانشین تاج الشریعہ حضرت مولانا محمد منور رضا حامد عرف

مولانا محمد عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی قاضی شرع بریلی شریف

☆محترمہ راشدہ نوری زوجہ حضرت مولانا محمد عسجد رضا خاں قادری

حضرت تاج الشریعہ کی صاحبزادیاں و داماد

☆محترمہ آسیہ فاطمہ زوجہ عالی جناب انجینئر محمد برہان رضا رضوی بیسلپوری، دہلی۔

☆محترمہ سعدیہ فاطمہ زوجہ عالی جناب الحاج منسوب رضا خاں رضوی بہیڑی۔

☆محترمہ قدسیہ فاطمہ زوجہ مولانا مفتی شعیب رضا نعیمی دہلی علیہ الرحمہ۔

☆محترمہ عطیہ فاطمہ زوجہ جانشین امین شریعت مولانا سلمان رضا خاں قادری نوری۔

☆محترمہ ساریہ فاطمہ زوجہ جناب محمد فرحان رضا قادری نوری رضوی بریلی۔

☆اور جملہ نواسے و نواسیاں

حضرت تاج الشریعہ کی پوتیاں و پوتے

☆اریج فاطمہ زوجہ ہمدرد قوم و ملت جناب محمد سلمان حسن خاں قادری نوری رضوی۔

☆امرہ فاطمہ زوجہ تلمیذ و خلیفہ تاج الشریعہ مولانا مفتی محمد عاشق حسین قادری نوری رضوی کشمیری۔

☆جویریہ فاطمہ ☆مزینہ فاطمہ ☆حسام احمد رضا ☆ہمام احمد رضا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقیر نوری غفرلہٗ

﴿ہدیہ خلوص ومحبت﴾

وارث علم وعرفان صدرالشریعہ،نمونۂ حافظ ملت، یادگار سلف، رہبرشریعت، ہادی راہ طریقت، خطیب اعظم عرب وعجم، یورپ وافریقہ، مسند تدریس کے شہسوار، محدث کبیر، نائب قاضی القضاۃ فی الہند،شہزادۂ صدرالشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی سابق شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور وبانی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی دامت برکاتھم القدسیہ ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ

کی

خدمت

اقدس

میں۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

فقیر نوری غفرلہٗ

۷۸۶

در منقبت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ

جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قادری ازہری قدس سرہٗ

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر ☆ رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر

لذت مے لے گیا وہ جام ومینا چھوڑ کر ☆ میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر

ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر ☆ چل دیئے وہ دل میں اپنا نقش والا چھوڑ کر

جامۂ مشکیں لئے عرش معلیٰ چھوڑ کر ☆ فرش پر آئے فرشتے بزم بالا چھوڑ کر

عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی ☆ چل دیئے جب تم زمانہ بھر کو سونا چھوڑ کر

موت عالم سے بندھی ہے موت عالَم بے گماں ☆ روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر

متقی بن کر دکھائے اس زمانہ میں کوئی ☆ ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی ☆ کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر

ایک تم دنیا میں رہ کر تارکِ دنیا رہے ☆ رہ کے دنیا میں دکھائے کوئی دنیا چھوڑ کر

اس کا اے شاہ زمن سارا زمانہ ہو گیا ☆ جو تمہارا ہو گیا سارا زمانہ چھوڑ کر

رہنمائے راہِ جنت ہے ترا نقش قدم ☆ راہِ جنت طے نہ ہو گی تیرا رستہ چھوڑ کر

مثل گردوں سایۂ دست کرم ہے آج بھی ☆ کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہو سکے تو دیکھ اختر باغ جنت میں اسے

وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

☆☆☆☆☆

☆☆☆

وصال وفراق

الوصال:- لفظ ''وصال'' کا استعمال اردو زبان میں مختلف معانی کے لئے مختلف طرح سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے ''یوم وصال'' یعنی روز مرگ، موت کا دن، انتقال کا دن، یوم عرس۔ اسی طرح اس لفظ کا استعمال ایک دوسرے معنی میں بھی ہوتا ہے جس کے لئے ''یوم وصال'' اور ''شب وصال'' بولا جاتا ہے یعنی محبوب سے ملاقات کا دن، محبوب سے ملاقات کی رات۔

لیکن عام طور پر دونوں معنی میں کوئی فرق وامتیاز نہیں کیا جاتا ہے بلکہ دونوں ایک ہی معنی میں عموماً مستعمل نظر آتے ہیں۔ یوم وصال یعنی موت کا دن۔

وصال دراصل عربی زبان کا لفظ ہے جو غالباً ایک ہی معنی میں مستعمل ہے اور وہ ہے ''محبوب سے ملاقات اور اس کے ساتھ تبادلہ حب''۔

یومِ وصال:- یہاں وصال سے مراد یہی آخری معنی ہیں چونکہ کہا جاتا ہے اور حقیقت بھی ہے کہ: ''الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ''یعنی موت وہ پل ہے جو محبوب کو محبوب سے ملا دیتا ہے۔

الفراق:- لفظ ''فراق'' وصال کی ضد ہے جس کے معنی ''جدائی، دوری'' کے آتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: فراق دیدہ یعنی جدائی کا صدمہ اٹھانے والا۔ فراق زدہ یعنی جو محبوب سے جدا ہو گیا ہو۔

تاج الشریعہ کا انتقال مبارک ''وصال وفراق'' کا کیسا حسین سنگم ہے۔ خود ان کے لئے ''یوم وصال'' اور ہمارے لئے ''یوم فراق'' ہے۔

پس اسی معنی کے تناظر میں ہم کہتے ہیں کہ یقیناً روح تاج الشریعہ وصال کے دن یہ وظیفہ کر رہی ہوگی جو آپ کے جدامجد بتا کر گئے تھے اور یہی کہہ رہی ہوگی:

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو☆ شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

اور جب اسی دنیا میں سب سے پہلی ملاقات کے لئے روح قفس عنصری سے پرواز

کرنے سے پہلے پیارے آقا، سرور انس وجاں، حاصل کون ومکاں حضور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی پہلی ملاقات سے مشرف ہوئی ہوگی تو لبِ آرزو پر ایک ہی تمنا ہوگی، جو ہر عاشق اپنے محبوب سے ملاقات کے وقت کرتا ہے:

یالیل طل یانوم زل☆یاصبح قف لاتطلع

اے رات ذرا دراز ہو جا! اے نیند ذرا اڑ جا☆ اے صبح! ذرا ٹھہر جا، روشن نہ ہو

چونکہ وہ اس وقت محبوبِ رب ذوالجلال، دافع جملہ بلا، شافعِ روزِ جزا کی حسین صورت کو بچشم خود دیکھ رہی ہوگی اور جب جسد سپرد خاک کے مراحل سے گزر گیا ہوگا تو قبر میں فرشتوں کی آمد ہوئی ہوگی اور وہ اٹھا کر بٹھا رہے ہوں گے کہ اختر اٹھ جاؤ! درود وسلام کے نذرانے پیش کرنے کا وقت آچکا ہے اور پھر جب آقا کا حسن جلوہ نما ہوا ہوگا تو انوار کا عالم کیا ہوگا۔ یقیناً روحِ تاج الشریعہ نورانی اور روشن تسلیمات کے تحائف جن کا رخِ زیبا لباسِ الفاظ کے تکلف کا محتاج نہیں، سلطنت عرفان الٰہی کے بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد مخلصانہ التجا کر رہی ہوگی: یارسول اللہ! بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود، تم کھودامن میں آ! تم پہ کروروں درود۔ وصال کے یہ مرحلے بھی کیا خوب ہونگے۔

تو ''وصال'' لقاء محبوب کا نام ہے نہ کہ فنا ہو جانے کا، جس طرح خود موت فنائے محض کا نام نہیں یعنی موت روح کے فنا ہو جانے کا نام نہیں، وہ جسم سے روح کا جدا ہونا ہے، روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ حدیث میں ہے ''انما خلقتم للأبد ''تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے ہو۔ تو جیسے تعلقات حیات دنیوی میں تھے اب بھی رہتے ہیں۔ حدیث میں فرمایا گیا: ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں، برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں، تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرو، اے اللہ کے بندوں!۔

یومِ فراق:- یہ حقیقت ہے کہ اولیائے کرام کے لئے انتقال کا دن نہایت خوشی کا دن

ہوتا ہے چونکہ اس دن وہ محبوب سے ملاقات کے لئے آراستہ و پیراستہ کئے جا رہے ہوتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ ہمارے لئے یوم فراق بھی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم رنجیدہ خاطر ہوجاتے ہیں۔اور یہ فطرت کا تقاضہ بھی ہے کہ جب کوئی اپنا پیارا، آنکھوں کا تارا، دل کا دلارا سفر پروانہ ہوتا ہے تو جدائی کے غم میں دل مضمحل ہوہی جاتا ہے۔اور جب وہ ایسے سفر پر روانہ ہورہا ہو کہ جہاں سے واپس آنے کی کوئی امید نہ ہو تو اس وقت دل کے اضمحلال کا عالم کیا ہوگا بیان سے باہر ہے۔شاید صبر کرنا بہت مشکل ہے۔

مگر جب ہم اس وقت کو یاد کرتے ہیں کہ جب نبی رحمت ﷺ نے اپنے لاڈلے بیٹے حضرت ابراہیم جو کہ دس سال کی مدت مدیدہ کے انتظار کے بعد مدینہ منورہ میں حضرت ماریہ قبطیہ کی گود میں جلوہ گر ہوئے تھے، ولادت کے چند ہی دن بعد اپنی گود میں اٹھایا تھا اس حال میں کہ وہ انفاس اخیرہ میں تھے، دم توڑ رہے تھے، رسول اللہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں تھیں، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بول پڑے کہ یارسول اللہ! آپ بھی؟۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ابن عوف! یہ (بے صبری نہیں) تو رحمت ہے، پھر آقا علیہ السلام دوبارہ روئے اور فرمایا:

ان العین تدمع، والقلب یحزن ،ولا نقول الا مایرضی ربنا، وانا بفراقك یاابراھیم لمحزونون۔

آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، اور دل غم سے نڈھال ہے، پر زبان سے ہم کہیں گے وہی جو ہمارے رب کو پسند ہے، اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔

لہذا اسوۂ رسول ﷺ ہمارے تسکین کا باعث ہے۔

اے تاج شریعت! ہم آپ کی جدائی میں غمگین ہیں لیکن ہم کہیں گے وہی جو ہمارے رب کو پسند ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین

تاج الشریعہ کی ذات عطیہ خداوندی

مرکز علم وعرفاں بریلی شریف اور خانوادۂ رضویہ تیرہویں صدی ہجری میں مجاہد جنگ آزادی امام العلماء مفتی محمد رضا علی خاں نقشبندی بریلوی (م ۱۲۸۶ھ) ان کے فرزند سعید امام المتکلمین مفتی محمد نقی علی خاں قادری بریلوی (م ۱۲۹۷ھ) چودہویں صدی ہجری میں امام العلماء کے پوتے اور امام المتکلمین کے نور نظر، لخت جگر، فرزند سعید، اسلام کے بطل جلیل، حجۃ العصر، فرید الدہر، یگانۂ عصر، عاشق رسول، چودہویں صدی ہجری کے مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہم (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کی علمی، دینی، عشقی اور فکری عبقریت، تجدیدی کارناموں اور لازوال خدمات مقبولہ کے سبب پورے عالم اسلام میں مشہور ومعروف ہے۔غیر منقسم ہندوستان میں اپنی علمی وروحانی خدمات، دینی قیادت اور متواتر فکری وراثت کی حفاظت اور تبلیغ واشاعت کے لحاظ سے دہلی کے مشہور خاندانِ ولی اللّٰہی سے بھی زیادہ نمایاں اور محبوب ومقبول خانوادہ ہے۔ان دونوں خانوادوں کی خدمات جلیلہ برصغیر کی اسلامی تاریخ کا نہایت اہم لائق قدر ومنزلت اور شاندار وتابناک حصہ ہیں۔دونوں خاندانوں نے برصغیر ہی نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کے مسلمانوں اور اہل ایمان کو متأثر کیا ہے۔دونوں خاندانوں میں کئی نسلوں اور پشتوں پر محیط علمی ودینی خدمات کا ایک ایسا تسلسل موجود ہے جو دوسرے خانوادوں میں بہت کم پایا جاتا ہے۔

خاندان ولی اللّٰہی:

خاندان ولی اللّٰہی جس کے خیالات ونظریات کو ''فکر ولی اللّٰہی'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔یہ خاندان امام اعظم ابوحنیفہ کا مقلد تھا، تصوف کا علمبردار تھا، اسلاف کرام کی اقدار

وروایات کا وارث وامین تھا۔اس خاندان کے صاحبزادگان، نبیرگان ان کے سچے وارث تھے جوسب کے سب سوادِاعظم اہل سنت کے اکابر علماء ومشائخ اورصوفیا کرام کی اسی روش پر قائم ودائم رہے جوانہیں بطور وراثت ملی تھی۔سوائے اسمٰعیل دہلوی کے یہ خاندان ولی اللّٰہی کا بدنام زمانہ ایک فرد تھا۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) کے نافرمان ونالائق پوتے شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی (م۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) کے بعض فکری واعتقادی اور جمہورامت کے متوارث ورائج اسلامی عقائد سے متصادم بہت سے افکار وخیالات کے سبب اس خاندان کے علمی ودینی وقار اور مقبولیت کو بڑا نقصان پہنچا اوراس ننگ خاندان شخص نے اپنے ہی بزرگوں سے کھلی بغاوت کردی جس سے اس خاندان کی عزت وعظمت داغدار ہوگئی۔ پھر اسمٰعیل دہلوی کے ماننے والوں نے یہ ستم بھی کیا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ان کے صاحبزادگان اور نبیرگان کی تصنیفات وتالیفات میں تحریف کرکے ان کے اصل عقائدونظریات اور معمولات کومسخ کردیا۔اوراپنے نئے نظریات کے مطابق بنانے کی کوشش کی اور'' فکر ولی اللّٰہی'' کو''فکرابن تیمیہ'' سے جوڑ دیا پھر اس خاندان میں کوئی ایسا نمایاں عالم دین بھی پیدانہ ہوا جوان تحریفات کواصل عقائدونظریات اور معمولات سے الگ کرکے'' فکر ولی اللّٰہی'' کوممتاز اور تابناک کرتا اور اصل ''فکرولی اللّٰہی'' کو آگے بڑھاتا۔لہذا روز بروز خاندانِ ولی اللّٰہی کی مقبولیت اورانفرادیت گھٹاتی چلی گئی اوراس نے ایک علیحدہ رخ طے کرلیا۔

خانوادۂ رضویہ:

جبکہ خانوادۂ رضویہ میں امام العلماء کے وصال کے بعدان کے فرزندان گرامی امام المتکلمین مولانا نقی علی خاں قادری بریلوی اورمولانا ہادی علی خاں قادری بریلوی اوران کے پوتے اعلیٰ حضرت امام احمدرضافاضل بریلوی ،دوسرے پوتے استاذ زمن علامہ حسن رضاخاں قادری بریلوی اور تیسرے پوتے ماہرعلم میراث علامہ مفتی محمدرضاخاں قادری

بریلوی علیہم الرحمۃ والرضوان نے اس سلسلہ کوقائم رکھا اوراس میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مزید وسعت عطا کرکے شہرۂ آفاق اور عالمگیر بنایا۔اعلیٰ حضرت کے وصال (۱۹۲۱ء) کے بعد بھی یہ سلسلہ تسلسل کے ساتھ، بلاانقطاع نمایاں علمی ودینی شخصیات کا ایک ایسا اٹوٹ زریں سلسلہ ہے جوتا حال وسیع تر دراز ہے۔ان شخصیتوں میں

(۱) حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامدرضاخاں قادری بریلوی (شہزادۂ اکبر اعلیٰ حضرت،م۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)۔

(۲) مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضاخاں قادری بریلوی (شہزادۂ اصغر اعلیٰ حضرت،م۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء)۔

(۳) مفسراعظم علامہ ابراہیم رضاخاں قادری بریلوی (پوتے اعلیٰ حضرت،م۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء)۔

(۴) علامہ حماد رضاخاں رضوی بریلوی (پوتے اعلیٰ حضرت،م۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء)۔

(۵) ریحانِ ملت علامہ محمد ریحان رضاخاں قادری بریلوی (پرپوتے اعلیٰ حضرت،م۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء)۔

(۶) تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اسمٰعیل رضاخاں المعروف بہ مفتی محمد اختر رضاخاں قادری ازہری بریلوی۔

(۷) استاذ العلماء علامہ حسنین رضاخاں قادری بریلوی (شہزادۂ استاذ زمن وداماد وبھتیجے اعلیٰ حضرت،م۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء)۔

(۸) امین شریعت علامہ سبطین رضاخاں قادری بریلوی (پوتے استاذ زمن)۔

(۹) صدرالعلماء مفتی محمد تحسین رضاخاں قادری بریلوی (استاذ زمن کے پوتے،م۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)۔

(۱۰) علامہ مفتی محمد تقدس علی خاں قادری بریلوی بن مولانا سردار ولی خاں بن مولانا ہادی علی خان بن مولانا رضا علی خاں نقشبندی بریلوی (پرپوتے امام العلماء،م۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء)۔

(۱۱) مفتی اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی بن مولانا سردار ولی خاں (پرپوتے امام العلماء،م۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)۔

علیہم الرحمۃ والرضوان ہیں۔

حاصل کلام:

فقیہ اسلام تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری خاص طور سے ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔موصوف بقیۃ السلف ، حجۃ الخلف ،مفسرومحدث،فقیہ ومفتی، ادیب وشاعر، جامع شریعت وطریقت، صاحب زہدوتقویٰ، صاحب کشف وکرامت، مصنف

وموٗلف، خطیب ومناظر اور متکلم ومحشی تھے۔ آپ ولایت کے اس منصب عظیم پر فائز ہیں کہ جن سے مخاصمت ودشمنی میں ایمان کا خطرہ ہے۔ موصوف علمی وروحانی دنیا میں مشارٌ الیہ ومعتمد اور مستند مرجعِ علماء وفقہاء اور مشائخ وصوفیا تھے۔ ان مذکورہ بالا علماء ومشائخ کرام نے خانوادۂ رضویہ کی پاکیزہ اور مقدس روایات، عقائد ونظریات اور افکار کو زندہ وتابندہ رکھا۔ درسِ رضا، فقہِ رضا، عشقِ رضا، فکرِ رضا اور عملِ رضا سے قوم کو روشناس کیا اور ان سب کی تبلیغ واشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا اور خاندانِ رضا کے علمی ودینی پلیٹ فارم سے اپنے اپنے عہد میں قوم وملت کی بھرپور نمائندگی کی اور اپنی زریں خدمات سے ایسی غیر معمولی شہرت ومقبولیت حاصل کی جس کی نظیر آج کی دنیا میں نہیں ملتی۔

عصر حاضر میں اعلیٰ حضرت کے علوم وفنون کے سچے وارث، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم کے صحیح جانشین، روحانیت کے تاجدار، مسند برکاتیت کے رمز شناس، رضویات کے امین، تاج الشریعہ، فقیہ اسلام، قاضی القضاۃ فی الہند علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری تھے جو اعلیٰ حضرت کے وارث، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم کے جانشین کی حیثیت سے اہل سنت وجماعت کی عالمی سطح پر علمی ودینی، اعتقادی وفکری قیادت ورہبری فرمارہے تھے۔ جن کے آفتابِ شہرت واقبال کی کرنیں سارے عالم کو روشن ومنور کررہی تھیں۔

خاندانِ رضا کے یہ تمام متقدمین ومتأخرین علماء ومشائخ تین اوصاف میں امتیازی مقام رکھتے ہیں۔ (۱) عشقِ رسالت، (۲) تحفظ واشاعت اسلام وسنیت (۳) فقہ وافتا کے ذریعہ خدمت دین۔ یہ تین ایسے اوصاف ہیں جو خاندانِ رضا کے افراد میں قدرے مشترک کی حیثیت رکھتے ہیں۔

فقیر نوری کے مرشد ومربی شریعت وطریقت اور استاذ گرامی وقار حضرت تاج الشریعہ قدس سرہٗ میں یہ تینوں خاندانی اوصاف بدرجۂ اتم موجود تھے اور تاحیات آپ ہی بطور خاص اس خاندان کی علمی وروحانی وراثت کو آگے بڑھاتے رہے۔

ولادت باسعادت:

حضرت تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں نسباً بڑھیچ پٹھان، مسلکاً سنی حنفی، مشرباً قادری برکاتی، مولداً ومسکناً بریلوی، تعلیماً منظری اور تکمیلاً ازہری ہیں۔ چودہویں صدی ہجری کے نصف آخر، بیسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں غیر منقسم ہندوستان اور روہیلکھنڈ کے مرکز علم وعرفاں، مخزن فیض وبرکت، منبع جود وسخا، معدنِ نور ونکہت بریلی شریف میں عالم ارواح سے ۱۴؍ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ/۲۳؍نومبر ۱۹۴۲ء بروز شنبہ عالم اجسام میں جلوہ گر ہوئے۔

عہد طفلی:

حضرت تاج الشریعہ نے ایک ایسے علمی، روحانی اور مذہبی گھرانے میں آنکھیں کھولیں کہ جس میں کئی پشتوں سے علم وعرفان اور رشد وہدایت کا سلسلہ قائم وجاری تھا۔ ان اسلافِ کرام کے علوم نافعہ اور اعمالِ صالحہ کا پاک ورثہ یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا جن کی حق گوئی، حق شناسی، جرأت وبے باکی اور عشقِ رسول میں سرشاری وجاں نثاری، مغرورانِ تخت وتاج اور بندگان مال وجاہ کے مقابلے میں استغناء وبے نیازی انہیں اپنے اسلاف کے ورثہ میں ملی تھی۔ آپ کی ولادت کے وقت پردادا اعلیٰ حضرت اور جد امجد حضرت حجۃ الاسلام وصال فرماچکے تھے۔ والد ماجد مفسر اعظم کی عمر کا ۳۶ واں سال تھا جن کی درس وتدریس کا چڑھتا سورج پورے شباب پر تھا۔ دور، دور سے تشنگان علم وفضل پروانہ وار حاضر ہوکر درسِ مفسر اعظم میں شریک ہورہے تھے۔

نانا جان حضرت مفتی اعظم جو اپنے وقت کے فردِ فرید، علوم نقلیہ کے تاجدار، علوم عقلیہ کے غوّاص، میدانِ فقاہت کے شہسوار اور میدانِ سیاست کے علمبردار تھے، عرب وعجم میں ان کی دھوم تھی، سارے جہان میں ان کا چرچہ تھا، علم وفضل کا آفتاب روشن تھا، یہ علم وعرفان کے بحر ناپیدا کنار تھے، جن کی نہ جانے کتنی موجیں تھیں، وہ ایک کارخانہ تھے، جہاں پرزے نہیں ڈھلتے شخصیت سازی ہوتی تھی، اس روشن اور شخصیت ساز ماحول میں حضرت

تاج الشریعہ کی ولادت باسعادت ہوئی اوران کا عہد طفلی شروع ہوا۔

حضرت تاج الشریعہ کو پیرِ مجاز زبدۃ السادات احسن العلماء حضرت علامہ سید حیدرحسن قادری برکاتی نوری (م۱۹۹۵ء) کا ایقان اور نامور نانا جان حضرت مفتی اعظم کا شہرۂ آفاق ایمان میسر آیا۔ ہوش کی آنکھیں کھلیں تو ہرطرف قرآن وسنت کی حکمرانی نظرآئی۔فقہ حنفی کا سکہ چلتے دیکھا، دین متین اورعظمتِ رسول کی حمایت، اللہ اوراس کے رسول کے دشمنوں کی عداوت میں اپنے نانا جان اوروالد ماجد کو یکتائے روزگار پایا۔

تعلیم وتربیت:

حضرت تاج الشریعہ نے اپنے والدین کریمین، دارالعلوم منظراسلام اور جامعۃ الازہر قاہرہ مصر میں مختلف اساتذہ کرام سے تعلیم وتربیت پائی اورسند ودستار سے سرفراز ہوئے۔آپ۱۹۶۳ء میں جامعہ ازہر مصرتشریف لے گئے، وہاں آپ نے شعبۂ ''کلیہ اصول الدین'' میں داخلہ لیااور ماہراساتذہ کرام سے فن تفسیروحدیث میں تعلیم وتربیت پائی۔جامعہ ازہرمصر کے''شعبہ کلیہ اصول الدین'' کا سالانہ امتحان اگرچہ تحریری ہوتا تھا مگر معلومات عامہ (جنرل نالج) کا امتحان تقریری ہوتا تھا۔چنانچہ جامعہ کے سالانہ امتحان کے موقع پر جب جانشین مفتی اعظم مولانا محمد اختر رضاخاں بریلوی کا امتحان ہواتوممتحن نے آپ کی جماعت کے طلبہ سے علم کلام کے چندسوالات کئے، پوری جماعت میں سے کوئی ایک بھی طالب علم ممتحن کے سوالات کے صحیح جوابات نہ دے سکا۔ممتحن نے روئے سخن آپ کی طرف کرتے ہوئے سوالات کودہرایا جانشین مفتی اعظم نے ان سوالات کا ایسا شافی وکافی جواب دیا کہ ممتحن تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا کہ:

''آپ توحدیث واصول حدیث پڑھتے ہیں، علم کلام میں کیسے جواب دے دیا۔آپ نے علم کلام کہاں پڑھا؟''۔

آپ نے جواب میں فرمایا کہ:

میں نے دارالعلوم منظراسلام بریلی میں چندابتدائی کتابیں علم کلام کی پڑھی تھیں اور مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔جس کی وجہ سے میں نے آپ کے سولات کے جواب دے دیئے۔اگراس سے بھی مشکل سوال ہوتا تو بھی میں صحیح جواب دیتا۔

آپ کے جواب سے مسرور ہوکر ممتحن جامعہ نے آپ کو جماعت میں پہلا مقام اور پہلی پوزیشن دی۔آپ نے ۱۹۶۴ء میں جامعہ ازہر کوٹاپ کیا۔اس وقت مملکت جمہوریہ مصر کے صدر جمال عبدالناصر کے ہاتھوں ایوارڈ عطا کیا گیا۔اس امتحان میں نمایاں کامیابی پر ایڈیٹر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی نے''کوائف آستانہ رضویہ'' کے عنوان سے رپورٹ شائع کی۔

''نبیرۂ اعلیٰ حضرت وحجۃ الاسلام علیہما الرحمہ اور حضرت مفسراعظم کے فرزندِدل بند مولانا اختر رضاخاں صاحب نے عربی میں بی.اے کی سند فراغت نہایت نمایاں اور ممتاز حیثیت سے حاصل کی۔مولانا اختر رضاخاں صاحب نہ صرف جامعہ ازہر میں بلکہ پورے مصر میں اول نمبروں سے پاس ہوئے۔مولیٰ تعالیٰ ان کواس سے زیادہ بیش ازبیش کامیابی عطافرمائے اورانہیں خدمات کا اہل بنائے اور وہ صحیح معنی میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے جانشین کہے جائیں۔اللّٰھم زد فزد۔''

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت، مجریہ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء)

ذوق مطالعہ:

امام علم وفن حضرت خواجہ مظفرحسین علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم چرہ محمد پور،فیض آباد فرماتے ہیں کہ:

حضور ازہری میاں کو میں نے طالب علمی کے زمانے میں دیکھا مطالعہ کے بے حد شوقین حتی کہ کبھی کبھار مسجد میں آتے تو دیکھتا کہ راستہ

چلتے جہاں موقع ملا کتاب کھول کر پڑھنے لگتے۔

مولانا مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی قدس سرہٗ شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی فرماتے ہیں کہ:

حضرت تاج الشریعہ کو کتابوں سے بہت شغف ہے، زمانہ طالب علمی سے ہی نئی نئی کتابیں دیکھنے، پڑھنے کا بہت زیادہ شوق حتی کہ راستہ چلتے بھی کتاب پڑھتے اور اب میں دیکھ رہا ہوں وہ شوق دن دونا رات چوگنا ہے۔

مولانا محمد شہاب الدین رضوی کے حوالہ سے حضرت تاج الشریعہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

میں نے دارالعلوم منظر اسلام میں پڑھا اور پڑھایا، جامعہ ازہر میں بھی پڑھا، شروع سے ہی مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اپنی درسی کتابوں کے علاوہ شروح وحواشی اور غیر متعلق کتابوں کا روزانہ کثرت سے مطالعہ کرتا اور خاص خاص چیزوں کو ڈائری میں نوٹ کرلیا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مجھے جو کچھ بھی ملا حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کی صحبت واستفادہ سے حاصل ہوا۔ ان کے ایک گھنٹہ کی صحبت ، استفسارات اور استفادہ سالوں کی محنت ومشقت پر بھاری پڑتے تھے میں آج ہر جگہ حضور مفتی اعظم کا علمی وروحانی فیضان پاتا ہوں۔ آج جو میری حیثیت ہے وہ انہیں کی صحبت کیمیا اثر کا صدقہ ہے۔

جامعہ ازہر سے واپسی:

جامعہ ازہر میں حصول علم کے دوران ہی والد ماجد مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خاں قادری جیلانی کا ۱۱ر صفر المظفر ۱۳۸۵ھ/۱۲ر جون ۱۹۶۵ء کو ۶۰ سال کی عمر میں وصال ہوگیا۔

تین سال بعد یعنی ۱۷ر نومبر ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ کو بریلی شریف واپسی ہوئی۔ بریلی شریف میں حضرت مفتی اعظم کی سرپرستی میں تاریخی استقبال ہوا۔

اس کی منظر کشی کرتے ہوئے جناب امید رضوی بریلوی رقمطراز ہیں کہ:

گلستان رضویت کے مہکتے پھول، چمنستان اعلیٰ حضرت کے گل خوش رنگ جناب علامہ ومولانا محمد اختر رضا خاں صاحب ابن حضرت مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عرسہ دراز کے بعد جامعہ ازہر مصر سے فارغ التحصیل ہوکر ۱۷ر نومبر ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ کی صبح کو بہارافزائے گلشن بریلی ہوئے۔ بریلی کے جنکشن اسٹیشن پر متعلقین و متوسلین واہل خاندان علمائے کرام وطلبائے دارالعلوم (منظر اسلام) کے علاوہ بے شمار معتقدین حضرات نے حضرت مفتی اعظم مدظلہ کی سرپرستی میں شاندار استقبال کیا اور صاحبزادہ موصوف کو خوش رنگ پھولوں کے گجروں اور ہاروں کی پیش کش سے اپنے والہانہ جذبات وخلوص اور عقیدت کا اظہار کیا۔

ادارہ حضرت علامہ ومولانا محمد اختر رضا خاں ازہری اور متوسلین کو کامیاب واپسی پر ہدیۂ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ان کے آبائے کرام خصوصاً اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا، صحیح وارث وجانشین بنائے، ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد"۔

(ریحان رضا خاں، مولانا، ریحان ملت، مدیر ماہنامہ اعلیٰ حضرت، ص۳۰، مجریہ دسمبر ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ، مطبوعہ بریلی۔)

حضرت مفتی اعظم کے سفر وحضر کے خادم خاص جناب الحاج محمد ناصر رضوی نوری بریلوی وہ فرماتے ہیں کہ:

"آپ (تاج الشریعہ) سے ملنے کے لئے حضرت بذات خود بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ اور ٹرین کا بے تابانہ انتظار فرماتے رہے

جیسے ہی ٹرین پلیٹ فارم پر آکر رکی۔آپ اترے تو سب سے پہلے حضرت (مفتی اعظم ہند) نے گلے لگایا، پیشانی چومی اور بہت دعائیں دیں اور فرمایا کہ:

کچھ لوگ گئے تھے، بدل کرآئے مگر میرے بچے پر جامعہ کی تہذیب (آزادخیالی، وضع قطع میں تبدیلی، لباس صلاح سے دوری) کا کچھ اثر نہیں ہوا، ماشاء اللہ!

(محمد شہاب الدین رضوی، مولانا، حیات تاج الشریعہ، ص ۲۹، مطبوعہ بریلی، اشاعت دوم ۲۰۱۳ء)

درس وتدریس:

جامعہ از ہر مصر سے واپسی کے بعد ۱۹۶۷ء میں اپنے مادر علمی، یادگار رضا، مرکز علم وعرفاں، جامعہ رضویہ ''منظر اسلام'' میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔

گیارہ سال بعد یعنی ۱۹۷۸ء میں آپ کے برادر اکبر حضرت ریحان ملت نے دارالعلوم ''منظر اسلام'' کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین کی ذمہ داریاں آپ کے کاندھوں پر ڈال دیں۔آپ نے ان ذمہ داریوں کو حسن وخوبی کے ساتھ نبھاتے ہوئے تعلیمی وتنظیمی اعتبار سے دارالعلوم کی شہرت اور مقبولیت کا پایا بہت بلند فرمادیا۔مصروفیتوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا تو باضابطہ درس وتدریس کا سلسلہ ممکن نہیں رہ سکا پھر آپ ''منظر اسلام'' کی دونوں ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوگئے۔

آج ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درس وتدریس کا تعلق ان کے جسم سے نہیں بلکہ ان کی روح سے جڑا ہوا تھا۔درس وتدریس ان کی روحانی غذا تھی۔

آپ نے اپنے دولت کدہ ''بیت الرضا'' پر مخصوص اوقات میں درس قرآن وحدیث کی محفل سجادی۔ یہاں درس وتدریس کی افادیت اتنی بڑھی اور مقبول ومعروف ومشہور ہوئی کہ اس حلقۂ درس میں شرف تلمذ پانے اور زانوئے تلمذ تہہ کرنے کے لئے تین تین جماعات

''منظر اسلام''، ''مظہر اسلام'' اور ''جامعہ نوریہ'' بریلی کے طلبا کی بڑی تعداد جمع ہوگئی۔

افتتاح وختم بخاری کی محافل میں شرکت:

ختم بخاری شریف تدریس کی اونچی منزل ہے۔آپ نے یہ کام بھی بہت حسن وخوبی سے انجام دیا۔افتتاح بخاری پھر ختم بخاری شریف کا سلسلہ اہلسنت کے مدارس میں شروع ہوا تو بڑھتا ہی چلا گیا۔مرکزی درسگاہ اہلسنت الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور میں سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے ۳۸ سال کے عرصہ میں فقیر نوریؔ اور انتظامیہ کی دعوت، اساتذہ وطلباء کی خواہش پر

(۱) ۱۵؍محرم الحرام ۱۴۰۳ھ/ ۲؍نومبر ۱۹۸۱ء سہ شنبہ بعد نماز مغرب الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور کے سنگ بنیاد میں شرکت کی۔(روداد جامعہ ص ۷، از جون ۱۹۸۲ء تا جون ۱۹۸۳ء۔)

(۲) ۹؍شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ/ جون ۱۹۸۳ء جامعہ کے جلسہ جشن دستار فضیلت میں شرکت۔
(روداد جامعہ، ص ۴، مجریہ از جون ۱۹۸۲ء تا جون ۱۹۸۳ء)

(۳) ۱۴؍شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/ ۲؍مارچ ۱۹۹۱ء بروز سہ شنبہ جلسہ جشن دستار فضیلت میں شرکت۔(روداد جامعہ، ص ۳۶، مجریہ یکم جنوری ۱۹۹۱ء تا ۳۱؍دسمبر ۱۹۹۲ء)

(۴) ۱۴؍شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ/ ۷؍فروری ۱۹۹۳ء بروز یکشنبہ جلسہ جشن دستار فضیلت میں شرکت۔(روداد جامعہ، ص ۴۰، مجریہ یکم جنوری ۱۹۹۲ء تا ۳۱؍دسمبر ۱۹۹۳ء)

(۵) ۱۴؍شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ/ یکم نومبر ۲۰۰۱ء جلسہ جشن دستار فضیلت میں شرکت۔(روداد جامعہ، ص ۳۷، مجریہ یکم جنوری ۲۰۰۱ء تا ۳۰؍نومبر ۲۰۰۲ء)

(۶) ۱۱؍محرم الحرام ۱۴۳۳ھ/ ۷؍دسمبر ۲۰۱۱ء بروز بدھ جامعہ کے جلسہ افتتاح بخاری شریف میں شرکت۔

اس موقع پر درس بخاری شریف کے آغاز کیلئے حضرت تاج الشریعہ کے حکم پر مولوی سید فیضان رضا نوری نے بخاری شریف کی پہلی حدیث پڑھی جس کی شرح وتوضیح پر حضرت تاج الشریعہ نے نہایت محققانہ وفاضلانہ تقریباً آدھے گھنٹے خطاب فرمایا۔موصوف نے فرمایا کہ:

امام بخاری نے باب کی مناسبت سے قرآن کریم کی ایک آیت تحریر فرمائی جس کا مطلب ہے: بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح علیہ السلام اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی۔ آیت کریمہ میں حضرت نوح علیہ السلام کا پہلے نام ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہی پہلے نبی تشریعی ہیں۔ قرآن وحی متلو ہے اور حدیث رسول غیر متلو، جس کی تلاوت نہیں کی جاتی، کتابیں اتارنا، رسولوں کا بھیجنا دو باتوں کے لئے ہے تصحیح ایمان اور اخلاص اعمال، مدار ایمان اللہ عزوجل کی توحید اور اس کے محبوبوں سے محبت اور دشمنوں سے عداوت ہے اور اخلاص اعمال اس کی عبادت ہے۔ توحید بغیر تصدیق رسالت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقبول نہیں۔ بھتیرے کافر لاالہ الااللّٰہ کہا کرتے تھے، محمد رسول اللہ نہ ماننے کی وجہ سے ابدی جہنمی ہو گئے۔ امام بخاری اس حدیث نیت کو لاکر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بندۂ مومن کا عمل خالص اللہ کی رضا کیلئے ہو، اخلاص سے عمل کا وزن بڑھ جاتا ہے اسی لئے امام بخاری نے اپنی بخاری کا اختتام وزن اعمال کے باب پر کیا ہے۔

...نوٹ:- درجہ حدیث شریف کے جن طلبا نے حضرت تاج الشریعہ سے درس بخاری شریف لیا ان کے اسماء اس طرح ہیں: مولوی سید فیضان رضا نوری، مولوی سید محمد ذبیح اللہ نوری، مولوی عبدالقدیر رامپوری، مولوی محمد وسیم رضا خاں رامپوری، مولوی سلیمان خاں رامپوری، مولوی مزمل حسین رامپوری، مولوی فرقان احمد رامپوری، مولوی سجاد حسین بنگالی، مولوی عارف الحق آسامی، مولوی ظہیرالاسلام آسامی، مولوی گل احمد لشکر آسامی، مولوی محمد جعفر علی رامپوری، مولوی

اسلام حسن رضوی اور درجہ تخصص میں مولوی حیدر علی بہاری، مولوی عبدالواحد آسامی، مولوی نثار احمد کشمیری اور مولوی غلام حیدر کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

(روداد جامعہ، ص۸۰تا۸۴، مجریہ از یکم ستمبر۲۰۰۹ء تا۳۱رجولائی۲۰۱۲ء، ملخصاً)

(۷) ۱۷رجون۲۰۱۲ء جامعہ کے جلسہ ختم بخاری شریف میں شرکت۔

اس موقع پر حضرت تاج الشریعہ نے درجہ حدیث شریف کے گیارہ طلبہ، درجۂ تخصص کے تین طلبہ اور درس نظامی کے بعض اساتذۂ کرام کو بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھا کر ختم بخاری شریف کرایا۔ اس موقع پر حضرت تاج الشریعہ نے نہایت پرمغز تقریر فرمائی اور حدیث قیام میزان عدل میں پوشیدہ رموز و نکات کو بیان فرما کر علماء کرام اور سامعین حضرات کے قلوب کو منور و مجلیٰ فرمایا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

ہم قیامت کے دن میزان عدل قائم کریں گے اس میں ہم لوگوں کے اعمال اور باتوں کو تولیں گے۔ لہذا یہ میزان عدل حق ہے۔ یہ اللہ نے فرمایا۔

تاج الشریعہ نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے حدیث پاک کے آخری حصہ سے متعلق ارشاد فرمایا کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ دونوں کلمے (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم) محبوب ہیں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ان کلموں کے پڑھنے والوں کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے۔ اب جب حضور نے یہ فرمایا کہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو حضور کی خبر میں تخلف نہیں ہوسکتا۔ حضور غیب کی خبر دے رہے ہیں ان کی خبر میں تخلف نہیں ہوسکتا جب حضور کی خبر میں تخلف نہیں ہوسکتا تو خدا جھوٹ بول سکتا ہے یہ وہابی کا عقیدہ کیسے ہوسکتا ہے۔ وہابی یہ بولتا ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔

ہم اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ جب نبی کی خبر میں تخلف
نہیں ہوسکتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ بدرجہ اولیٰ اس کی خبر تخلف سے پاک
ہے اور جھوٹ سے پاک ہے۔

اس کے بعد بہت سے لوگ حضرت کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

(روداد جامعہ،ص ۸۶-۸۷، مجریہ از یکم ستمبر ۲۰۰۹ء تا ۳۱/ جولائی ۲۰۱۲ء)

(۸) ۳/ جون ۲۰۱۵ء جامعہ کے جلسہ دستار فضیلت میں شرکت۔ (روداد جامعہ،ص ۳۵، از یکم جولائی ۲۰۱۴ء تا ۳۱/ مئی ۲۰۱۷ء)

مذکورہ بالا تاریخوں میں متعدد بار جلوہ بار ہوکر جلسہ دستار فضیلت وافتتاح بخاری اور ختم بخاری کی محفلوں کو رونق بخشی، علماء وطلبا اور عوام وخواص کے بیچ علمی گوہر لٹائے اور فیض وکرم کی موسلا دھار بارش سے دلوں کی سوکھی کھیتی کو ہریالی بخشی۔ درس بخاری ومسلم کے وقت ایسا لگتا تھا کہ امام بخاری اور امام مسلم کی محفلوں کو آپ ان کے جانشین کی حیثیت سے سنوار رہے ہیں۔

اپنے جد اعلیٰ اعلیٰ حضرت، جد امجد حجۃ الاسلام، والد ماجد مفسر اعظم اور نانا جان مفتی اعظم، اپنے اساتذہ میں بحر العلوم حضرت مفتی سید افضل حسین رضوی مونگیری کی درس تفسیر وحدیث اور فقہ وافتا سنبھالے ہوئے درس دے رہے تھے۔ علم وحکمت کے گوہر لٹا رہے تھے۔

جامعہ فاروقیہ بنارس میں ''صاحب بخاری اور بخاری'' کی آخری حدیث پر ڈھائی گھنٹہ تقریر فرمائی اور دارالعلوم'' ضیاء الاسلام'' ہاوڑہ میں ختم بخاری کے موقع پر علامہ ارشد القادری، علامہ غلام آسی، عزیز ملت مولانا عبدالحفیظ عزیزی اور درجنوں علماء کی موجودگی میں آخری حدیث پر سیر حاصل گفتگو کی۔

فتویٰ نویسی:

آپ کا تعلق جس عظیم خانوادۂ رضویہ سے ہے اس خاندان کا مابہ الامتیاز وصف فتویٰ نویسی ہے۔ خاندان کا موروثی جنگی مزاج علوم دینیہ کی طرف موڑنے میں امام العلماء مفتی

رضا علی خاں نقشبندی بریلوی نے اہم کردار ادا کیا، فن سپہ گری کے محبوب مشغلہ کو ترک کر کے فتویٰ نویسی کو اختیار کرنے کا سہرا آپ ہی کے سر بندھتا ہے۔ آپ کے دو فرزند ہوئے، مفتی نقی علی خاں اور مولانا تقی علی خاں۔ مفتی نقی علی خاں نے علوم دینی میں کمال حاصل کیا اور فتویٰ نویسی شروع کی، اسے بھی کمال تک پہنچایا۔ آپ کے تین صاحبزادے ہوئے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی، مولانا حسن رضا خاں بریلوی اور مفتی محمد رضا خاں بریلوی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی نے فقہ حنفی کو استحکام عطا کرنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کو ابن تیمیہ، محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسمٰعیل دہلوی کے پھیلائے ہوئے زہر سے آلود دل ودماغ کو سواد اعظم پر گامزن کرنے کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ برادر اوسط مولانا حسن رضا خاں بریلوی نے خدمت دین اور منظر اسلام کے اہتمام کے ساتھ اردو نعتیہ شاعری کو نئی رفعتوں سے آشنا کیا۔ فتویٰ نویسی کو مشغلۂ روز وشب بنا کر مفتی محمد رضا خاں بریلوی نے فقہ وافتا کی خاندانی خدمت کو مزید بلندیاں عطا کیں۔ امام احمد رضا کے فرزند اکبر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی نے فتویٰ نویسی میں اپنا کمال دکھایا۔ اعلیٰ حضرت کے فرزند اصغر نے اس کار خیر کا آغاز ۱۹۱۰ء میں کیا جو ان کے وصال ۱۹۸۱ء تک جاری رہا۔

حضرت تاج الشریعہ نے اس مبارک کام کا آغاز چودہ سال کی عمر شریف میں کیا۔ آپ نے اس دشوار گزار راہ کی منزل کو پانے کی خاطر آغاز میں نانا جان حضور مفتی اعظم اور مفتی سید افضل حسین رضوی مونگیری کے نقوش ہائے قدم کی پیروی کی یعنی ان باکمال ہستیوں کی نگاہوں سے اپنے لکھے ہوئے فتاویٰ گذارتے رہے۔ پہلا فتویٰ لکھا تو مفتی افضل حسین مونگیری کو دکھایا۔ انہوں نے دیکھ کر شاباشی دی، تحسین کی اور حوصلہ بڑھانے کے لئے کہا کہ نانا جان کی عمیق نگاہ تک اس کی رسائی ہونی چاہئے۔ نانا جان نے دیکھا تو فرط مسرت سے چہرۂ انور کھل گیا، داد تحسین سے نوازا۔ یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک نہیں چلا۔ جلد ہی آپ کے نانا جان حضرت مفتی اعظم نے یہ عظیم ذمہ داری بھی آپ کو سونپ دی۔ مفتی اعظم کے الفاظ

میں بقول مولانا محمد شہاب الدین رضوی:

اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں ۔ یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے ۔اب تم اس (فتویٰ نویسی کے) کام کو انجام دو میں (دارالافتا) تمہارے سپرد کرتا ہوں ۔ موجودہ لوگوں سے مخاطب ہوکر حضرت مفتی اعظم نے فرمایا:

اب آپ اختر میاں سلمہٗ سے رجوع کریں ، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔

حضرت تاج الشریعہ اپنی فتویٰ نویسی کے تعلق سے خود رقم طراز ہیں:

میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم) سے داخل سلسلہ ہوگیا ہوں، جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے دلچسپی کی بنا پر فتویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیان کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا اور کبھی کبھی حضرت (مفتی اعظم) کی خدمت میں حاضر ہوکر فتویٰ دکھایا کرتا تھا، کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا، حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں وہ فیض حاصل ہوا جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہیں ہوتا ہے۔

حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کی حیات مقدسہ میں یہ کام چند مفتیانِ کرام کے تعاون سے گھر سے ہی کرتے رہے۔ان کے وصال کے بعد ۱۹۸۱ء میں اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی گئی کہ باضابطہ طور پر دارالافتاء کا قیام عمل میں لایا جائے لہذا اسی ضرورت کی تکمیل کی خاطر مرکزی دارالافتاء کی نشأۃ ثانیہ کے طور پر قیام عمل میں لایا گیا۔ آپ کی سرپرستی میں مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی، مفتی محمد ناظم علی قادری اور مفتی حبیب رضا خاں

بریلوی پر مشتمل قافلہ تشکیل دیا گیا۔ مفتی عبدالوحید خاں بریلوی کو نقلِ فتاویٰ کا کام سونپا گیا، مولانا عبدالوحید خاں بریلوی کے انتقال ۲۰۰۵ء تک فتاویٰ کے ۸۰ رجسٹر تیار ہو چکے تھے۔ مرکزی دارالافتاء بریلی کے یہ رجسٹر طبع ہوکر منظر عام پر آجائیں تو فقہِ حنفی کا عالمی سرمایہ ہونگے ۔ جبکہ ابھی کچھ ہی فتاویٰ اردو وانگریزی میں طبع ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں۔

وعظ وتبلیغ:

حضرت تاج الشریعہ علم وفضل، زہد وتقویٰ، توکل وقناعت، صبر واستقامت اور تدیّن وتفقہ میں فرید الدہر، وحید العصر اور یگانۂ روزگار ہیں۔ الولد سر لابیہ کے تحت سیدنا اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، حضرت مفتی اعظم کے عکس جمیل ہیں۔ چمن رضویت کے ایسے شگفتہ پھول ہیں جن کے علم وفضل، تبحر وتفقہ، اخلاص وللّٰہیت، خوف وخشیت، فقہ وافتا، شعر وادب، تصنیفات وتالیفات، ذکاوت وفطانت اور دینی بصیرت کی خوشبوؤں کی مہک سے پوری دنیائے سنیت معطر ومشک بار ہے۔ زبان عربی میں ہمہ دانی مذہب اہلسنت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے روشن منارہ ہیں جس کی تابشوں اور ضیا باریوں سے پوری دنیائے سنیت روشن ہے۔

بقول محدث کبیر علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی مدظلہ العالی:

جامع ازہر کے دورِ تحصیل میں جب آپ کا عربی کلام ازہر کے شیوخ سنتے تو کلام کی سلاست ونزاکت اور حسن ترتیب پر جھوم اٹھتے اور کہتے تھے کہ یہ کلام کسی غیر عربی کا محسوس ہی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی زبانوں پر ملکۂ خاص عطا فرمایا ہے۔ اردو زبان گو آپ کی گھریلو زبان ہے اور عربی آپ کی مذہبی زبان ہے۔ ان دونوں زبانوں میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل ہے۔ جس پر آپ کی اردو وعربی نعتیہ شاعری شاہد عادل ہیں۔

مزید فرماتے ہیں:

زنبابوے میں ایک مصری شیخ نے ایک بار حمدیہ اشعار سنے تو بہت محظوظ ہوئے اوراس کی نقل کی فرمائش بھی کرڈالی۔

حضرت محدث کبیر مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

حضرت علامہ ازہری کو میں نے انگلینڈ، امریکہ، افریقہ، ساؤتھ افریقہ، زمبابوے وغیرہ میں برجستہ انگریزی زبان میں تقریر ووعظ کرتے دیکھا ہے اوروہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں سے آپ کی تعریفیں بھی سنیں۔ اور یہ بھی ان سے سنا کہ حضرت کوانگریزی زبان کے کلاسیکی اسلوب پرعبور حاصل ہے۔

حضرت محدث کبیر مدظلہ العالی آگے لکھتے ہیں کہ:

آپ جو کچھ بولتے ، لکھتے ہیں اس میں تکلفات کا دخل نہیں ہوتا بلکہ آپ کے مضامین یا ترجمہ نگاری عموماًبذریعہ املا ہی ضبط قلم کئے جاتے ہیں۔اس لئے آپ کے علمی کارنامے برجستگی سے ہی متصف ہوتے ہیں۔ پھر ہر بات دلائل سے مبرہن، دقتِ معانی سے مشتمل جامعیت سے لبریز ہوتی ہے۔حضرت تاج الشریعہ کو چالیس علوم وفنون پرعبوروملکہ حاصل ہے جن میں سے بہت سے علوم وفنون پر آپ کی تصنیفات وتالیفات شاہد عادل ہیں۔علم تفسیر،علم حدیث،علم فقہ وافتا،علم کلام،علم تصوف،علم لغت،علم بلاغت،علم نحو،علم عربی ادب خاص آپ کے موضوعات ہیں۔

حضرت تاج الشریعہ قدس سرہٗ کو جملہ علوم عربیہ اورفنون عربیہ کی طرح اردو ادب پربھی کامل عبورحاصل تھا۔اس لئے نہایت نفیس،آسان اسلوب میں ترجمہ فرمانے کی کوشش فرمائی ہے۔ ہمارے مدارس اسلامیہ کے طلباء کرام بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور سمجھیں گے۔متن وحواشی سے خواص بلکہ اخص الخواص ہی مستفید ہوپاتے تھے مگر بحمدہٖ تعالیٰ اب عوام

وخواص سبھی مستفیض ہوسکتے ہیں۔

اجازت وخلافت:

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری بریلوی ازہری کی اجازت وخلافت کی تقریب، ایک حسین اور شاندار تقریب تھی۔دارالعلوم مظہراسلام بریلی کے سہ روزہ اجلاس ۶/۷/۸/شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ/۱۳/۱۴/۱۵/جنوری ۱۹۶۲ء کی صدارت اور سرپرستی تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ نے فرمائی۔

حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ نے مولانا ساجدعلی خاں بریلوی مہتمم دارالعلوم مظہراسلام کوحکم دیا کہ:

۸/شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ/ ۱۵/جنوری ۱۹۶۲ء کو صبح ۸ بجے گھر پر محفل میلادشریف کا انعقاد کیا جائے۔میلادخواں حضرات علماء ومشائخ اور طلبہ مدارس وفارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی دعوت شرکت دے دی جائے۔

شدید سردی کے موسم میں کئی ہزارلوگوں نے میلادشریف کی اس خصوصی تقریب میں شرکت کی۔محفل میلادشریف کے آخر میں حضور مفتی اعظم تشریف لائے اور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری کو بلوایا، اپنے قریب بٹھایا، دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر جمیع سلاسل عالیہ قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور جمیع سلاسل احادیث مسلسل بالاولیہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔تمام اوراد وظائف، اعمال واشغال، دلائل الخیرات، حزب البحر، تعویذات وغیرہ وغیرہ کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

اس موقع پر مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن عباسی رئیس اعظم اڑیسہ، برہان ملت مفتی برہان الحق جبل پوری، مولانا خلیل الرحمٰن محدث

امروہوی، علامہ مشتاق احمد نظامی الہ آبادی، مفتی نذیر الاکرم نعیمی مرادآبادی، مولانا محمد حسین سنبھلی، مولانا انوار احمد شاہجہان پوری، مولانا قاضی شمس الدین جعفری جونپوری، مولانا کمال احمد تلشی پوری، مولانا شعبان علی حبانی گونڈوی، صوفی عزیز احمد بریلوی وغیرہ جیسے جید علماء، مشائخ موجود تھے۔ سبھی حضرات نے اٹھ اٹھ کر یکے بعد دیگرے (تاج الشریعہ کو) مبارکبادیں دیں۔

(ماہنامہ نوری کرن بریلی، ص ۴۰، مجریہ فروری ۱۹۶۲ء/۱۳۸۱ھ)

مرشدین ومربیین:

حضرت تاج الشریعہ کے پیر بیعت واجازت وخلافت نانا جان حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات کے اسمائے مبارکہ مرشدین اجازت وخلافت میں لائق ذکر اور قابل صد افتخار ہیں۔

(۱) خلیفہ اعلیٰ حضرت، قطب مدینہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد ضیاء الدین قادری برکاتی رضوی مدنی بن حضرت شیخ عبدالعظیم (م ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء)۔

(۲) خلیفہ وتلمیذ اعلیٰ حضرت، برھان ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی عبدالباقی محمد برہان الحق قادری برکاتی رضوی (م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء)۔

(۳) سید العلماء حضرت علامہ الشاہ مفتی آل مصطفیٰ اولاد حیدر سید میاں حسینی زیدی قادری برکاتی نوری (م ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء)۔

(۴) احسن العلماء حضرت علامہ الشاہ حافظ وقاری مفتی سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری برکاتی نوری (م ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء)۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہ عنا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

حضور احسن العلماء کے حضور تاج الشریعہ پر بے حد احسانات ونوازشات ہیں۔

حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کے عرس چہلم کے موقع پر آپ نے ان کے سر پر جانشینی کا عمامہ باندھا اور یہ کہہ کر اعلان کیا کہ:

''اختر میاں'' حضور مفتی اعظم کے جانشین منتخب ہوئے۔

ایک ولی کامل کی زبان سے نکلا ہوا یہ جملہ آج بھی ہر خاص وعام کی زبان پر جاری وساری ہے۔

حق گوئی وبے باکی:

حضرت تاج الشریعہ عصر حاضر کے ان برگزیدہ علماء دین، مفسرین ومحدثین، فقہا ومتکلمین اور مفتیان شرع متین میں ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ جن کے وجود مسعود سے بے شمار مخلوق خدا کو حق شناسی اور صداقت شعاری کی دولت گرانمایہ نصیب ہوئی، ذاتی سیرت وکردار میں صفحہ آفتاب کی طرح درخشاں، معاشرتی وسماجی فلاح وبہبود کے لئے ہمہ وقت مضطرب وکوشاں۔ ایسے بزرگ وبرگزیدہ اس وقت بہر پہلو زوال پذیر معاشرے میں ناپید ہوتے جارہے ہیں۔ وقتی مصلحت، ذاتی مفاہمت اور دنیاوی منفعت نے دور جدید کو بہت بے توفیق بنادیا ہے۔ ہر چہار جانب نفسا نفسی کے عالم میں انسان اصلاح وفلاح کے تصور سے بھی مایوس وناامید ہوتا جارہا ہے جبکہ مایوسی وناامیدی کافروں کا شیوہ ہے یہ مایوسی نقارہ وقت بن جائے اگر حضرت تاج الشریعہ جیسی تابدار شخصیتیں اس تاریکی کے ماحول میں شمع روشن کی صورت میں موجود نہ ہوتے۔ کہا جاتا ہے کہ ایسی مینارۂ نور ہستیاں اللہ تعالیٰ کے کرم کا مظہر ہوتی ہیں۔ اس امت مصطفوی کو انعام واکرام کے طور پر عطا کی جاتی ہیں۔

حضرت تاج الشریعہ کی ذات بابرکت عطیہ خداوندی تھی۔ حضرت تاج الشریعہ اس وقت اپنے مقدس مشن کے لئے مصروف جہاد ہوئے جب حضرت مفتی اعظم کے وصال پرملال کے بعد دنیا بریلی کو خالی سمجھنے لگی تھی، پیغام حق وصداقت کے علم برداروں پر بے یقینی کا کہرا چھا گیا تھا۔ ایک طرف دشمنان دین، دوسری طرف حاسدین اپنے مشن کو آگے بڑھا

نے کے لئے گھات میں لگے ہوئے میدان عمل میں اترنے کے لئے پرتول رہے تھے۔اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا فرمان ذیشان اس وقت کے ماحول کی منظر کشی کررہا تھا۔

اک طرف اعداءِ دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

اشد ضرورت تھی، حالات ناسازگار تھے، مخالفت عروج پر تھی، حق کی بات کہنا مشکل ہورہا تھا، آپ نے جرأت ایمانی اور اخلاقی قوت سے مسلح ہوکر علم صداقت لہرایا، دین کے دفاع اور عظمت مصطفےٰ جان رحمت ﷺ کے تحفظ کے لئے اس قدر سرفروشی سے میدان عمل میں آئے کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی بات کو سنا جانے لگا اور ان کے افکار و خیالات دلوں میں اترنے لگے۔جاں سوزی یا جاں سپاری کی یہ وہ روایت تھی جسے تائید ایزدی حاصل تھی اور جس پر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرم گستریاں سایہ فگن تھیں۔

پندرہویں صدی ہجری/اکیسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں آسمان علم و فضل پر ایسے چھائے کہ سحاب رحمت بن کر ساون بھادوں کی طرح برسے۔علم و فضل کی سوکھی کھیتیاں سیراب ہوئیں، چمن لہلہانے لگے، تشنگان علم و فضل اور صاحبان تحقیق و تدقیق نے اس سرچشمہ فیض و کرم سے نہ صرف اپنی علمی پیاس بجھائی بلکہ وہ بھی علم و فضل، تحقیق و تدقیق کے چمن لالہ زار ہوئے، طرح طرح کے خوش رنگ اور خوش بو والے پھول کھلے۔کیا خوب کہا ذوقؔ نے:

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن ☆ اے ذوقؔ اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اور پھر یہ ہوا کہ وہ سب اپنی اپنی خوشبوؤں سے عالم اسلام کو مہکانے لگے۔پوری دنیائے اسلام جس سے مہک اٹھی۔سمندر کی سیپیوں نے اس ابر نیساں سے قیمتی موتی چن لئے تالاب وندیاں اسے برساتی پانی سمجھ کر آپے سے باہر ہوئیں۔

بارش میں تالاب بھی ہوجاتے ہیں کم ظرف

آپے سے مگر باہر سمندر نہیں ہوتا

بلند ٹیلے اپنی اونچائی اور فرضی بلندی پر نازاں اور مغرور رہ کر خشک اور بے فیض رہے، نہ سیراب ہوئے، نہ سبزہ زار و لالہ زار بنے بلکہ سبزہ زار کھیتی اور لالہ زار چمن عناد و حسد اور باد سموم کے لپٹوں سے سوکھنے اور مرجھانے لگے، نہ ہی علم و فضل اور رحمت و انوار کی اس بارش سے کچھ ذخیرہ کرسکے جو وقت پر کام آتا۔مگر اس ماحول میں بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔

چمن کے مالی اگر بنالیں چمن کے موافق شعار اب بھی
چمن میں آسکتی ہے پلٹ کر چمن کی روٹھی بہار اب بھی

لہٰذا اس میں نہ کسی بیساکھی کی ضرورت ہے، نہ لفٹ و کرین کی، بس اخلاص وللّٰہیت اور قول و عمل میں اتحاد و یکسانیت ضرورت ہے۔

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اور خانوادۂ رضویہ کے دینی و مذہبی دشمنوں نے جہاں اپنی دشمنی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہمیشہ ستاتے اور امتحان کی وادیوں سے گذارتے رہے۔ دوسری طرف حاسدین کا دائرہ بھی روز بروز بڑھتا رہا اور وہ رشک وحسد کی آگ میں خود جلتے بھنتے رہے۔دنیائے سنیت کو بھی رشک وحسد کی آگ میں جھونکنے کی کوشش کرتے رہے۔ملت کا شیرازہ بکھیر دینے اور اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کردینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔آئے دن نئے نئے مسائل پیدا کرکے فتنوں کو ابھارتے رہے۔

انہی حالات کے پیش نظر تاج الشریعہ اپنے جد اعلیٰ امام اہل سنت قدس سرہٗ کے استغاثہ کو صبر و استقامت کے ساتھ بزبان حال دوہراتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

تجھے کیا فکر ہے اختر تیرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو تیری خود گرفتار بلا کردیں

خاندانِ رضا کے عموماً اور حضرت تاج الشریعہ کے خصوصاً اعداء اور حاسدین کا ن

کھول کرسن لیں

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

آج اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے اکابر اور بزرگوں کے علمی اور روحانی حالات وکیفیات ، فضائل وکمالات، عقائد ونظریات، خدماتِ جلیلہ اور زرّیں کارناموں سے عوام وخواص اہل سنت کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرائیں۔تاکہ ان کے علمی فیضان اور روحانی اقدار سے زیادہ سے زیادہ لوگ فیضیاب ہوسکیں۔اعداء دین اور حاسدین کے زبان وقلم کو قابو میں کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ بوسیلۂ سیدالمرسلین طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ وبطفیل غوث وخواجہ وبرکات ورضا، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم، مفسر اعظم، ریحان ملت، تاج الشریعہ اور تمام خاندانِ رضا خصوصاً حضرت مولانا عسجد رضا خاں قادری جانشین تاج الشریعہ ان کی آلِ نسبی وروحانی وجملہ وابستگان سلسلۂ عالیہ رضویہ سب کو دشمنوں کے شر، حاسدوں کے حسد، جملہ امراضِ جسمانی وروحانی اور آسیبِ روزگار سے مامون ومحفوظ فرمائے اور شہزادہ وجانشین تاج الشریعہ دامت برکاتھم القدسیہ والعالیہ ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ کے سایۂ عاطفت کو تادیر ہم سبھوں کے سروں پر قائم ودائم رکھے اور ان کے فیوضاتِ علمیہ وروحانیہ سے مالا مال فرمائے۔آمین وما علینا الا البلاغ المبین ٥

۱۳/ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۷/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء

تعزیت نامہ

حضرت تاج الشریعہ کا وصال وفراق

آہ! صد آہ! تاج الشریعہ کا انتقال ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان

وہ محدث، وہ محقق، وہ فقیہ، عالم علم ھدیٰ جاتا رہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین

خانقاہ نوریہ لال مسجد، دارالسلام مصطفیٰ آباد عرف رامپور، یو۔پی میں جمعہ کے دن ہفتہ واری بعد نماز عصر ختم قادری شریف کی نوری محفل منعقد ہوتی ہے۔ بعد ختمِ محفل نماز مغرب پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ اچانک بریلی شریف سے مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ نے بذریعۂ فون یہ دل خراش خبر سنائی کہ جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری نے طویل علالت کے بعد ۶/ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ نماز مغرب سے پہلے تازہ وضو کرکے 7 بجکر 18 منٹ پر کلمات اذان سن کر اس کو ادا کرتے ہوئے اپنے مکان بریلی شریف میں داعیٔ اجل کو لبیک کہدیا۔

رہائش: ۱۴۰ دارالارشاد، خانقاہ نوریہ، لال مسجد، رامپور-۲۴۴۹۰۱ یوپی۔انڈیا ● موبائل: ۰۹۵۲۸۸۷۸۸۰۶، ۰۹۸۳۷۱۷۱۸۰۸ مکان: ۰۵۹۵-۲۳۲۶۴۳۹
Resi :- 140 Darul Irshad Khanqah e Nooria, Lal Masjid Rampur 244901 U.P India.
Mob:09837171808,09528878806,Resi:0595-2326439 ● Email:muftisyedshahidali@gmail.com,syedfaizan.raza9@gmail.com

انـا لـلّٰـه واناالیه راجعون ہ للّٰه مااعطیٰ وله مااخذ ولکل اجل مسمّٰی
اللہ ہی کا وہ ہے جو اس نے دیا اور اللہ ہی کا وہ ہے جو اس نے لیا اور ہر ایک کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔

آہ صد آہ!

قوت دل، طاقت دل، زور دل ☆ اس کے جانے سے مرا جاتا رہا
سنیوں کا دل نہ بیٹھے کس طرح ☆ زوران کے قلب کا جاتا رہا

جیسے ہی یہ خبر وصال خانقاہ نوریہ میں پہنچی غم والم کا ماحول پیدا ہو گیا اور سب حاضرین پر حالت سکتہ طاری ہو گئی، دل ودماغ نے ساتھ چھوڑ دیا اور یہ یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ حضرت تاج الشریعہ ہم سے رخصت ہو گئے کیوں کہ میں ایک ہفتہ قبل ہی حضرت کے دولت کدہ پر دست بوسی اور تقریباً دو گھنٹے زیارت اور شہزادۂ تاج الشریعہ مدظلہ العالی سے ملاقات کر کے رامپور واپس ہوا تھا اور اس وقت حضرت کی طبیعت ٹھیک تھی۔ فوراً ہی خانقاہ نوریہ میں دعائیہ محفل منعقد کی گئی۔ جیسے ہی یہ خبر جانکاہ واٹسپ اور فیس بک پر ڈالی گئی تو اس کے بعد قرب وجوار اور ملک کے مختلف صوبہ جات سے اس کی تصدیق کے لئے احباب اہل سنت وجماعت اور وابستگان سلسلہ کے فون آنے شروع ہو گئے۔ جس کی اسی وقت تصدیق کر دی گئی۔

دوسرے دن ۷؍ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۱؍جولائی ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز فجر مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور یو۔ پی، انڈیا میں جمالی دار الاقامہ کے تقریباً ۲۰۰ طلبہ نے اجتماعی قرآن خوانی کی۔ پھر جامعہ کا تعلیمی وقت شروع ہوتے ہی تعلیم روک کر اراکین

Resi :- 140 Darul Irshad Khanqah e Nooria, Lal Masjid Rampur 244901 U.P India.
Mob:09837171808,09528878806,Resi:0595-2326439 ● Email:muftisyedshahidali@gmail.com,syedfaizan.raza9@gmail.com

واساتذہ کرام اور جملہ شعبہ جات تخصص ودرس نظامی، حفظ وقرأت اور ناظرہ وبیسک کے طلبہ نے ختم قرآن کریم اور کلمہ طیبہ کا ورد کر کے اپنے مرشد ومخدوم گرامی کی روح کو ایصال ثواب کیا اور دو دن جامعہ کی چھٹی کر کے ۸؍ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء بروز اتوار، اراکین واساتذہ اور طلبہ جامعہ نے کثیر تعداد میں حضرت تاج الشریعہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ یاد رہے کہ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ روز اول سے الجامعۃ الاسلامیہ رامپور کے رجسٹرڈ سرپرست اعلیٰ ہیں۔ آپ اس کے افتتاح بخاری وختم بخاری اور جلسہ دستار فضیلت میں عموماً شرکت فرماتے اور محفلوں کو رونق وزینت بخشتے اور فیوض وبرکات سے نوازتے رہے ہیں۔

۱۰؍ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۴؍جولائی ۲۰۱۸ء بروز منگل اعلان کے مطابق فاتحہ سوئم کی محفل الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور میں منعقد کی گئی اور صبح 11 بجکر 30 منٹ پر جامعہ کے اساتذہ وطلبہ نے قرآن خوانی اور کلمہ طیبہ کا ورد کر کے ایصال ثواب کیا جس میں شہر وضلع سے کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ شہر وضلع رامپور کی تحصیلات صدر، ملک، بلاسپور اور سوار، ٹانڈہ وغیرہ میں مساجد ومدارس اہل سنت وجماعت کے اندر ایصال ثواب کی کثیر محفلیں منعقد ہوئیں۔

۱۳؍ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۷؍جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ خانقاہ نوریہ لال مسجد رامپور میں حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز جمعہ ۳ بجے دن قرآن خوانی اور ختم قادری شریف کبیر پڑھا گیا۔ پھر بعد نماز عصر قل شریف ہوا جس میں شہر وضلع رامپور سے کثیر تعداد میں عقیدتمند اور وابستگان سلسلہ نے شرکت کی اور شرکاء محفل کی نوری لنگر سے تواضع بھی کی گئی۔

Resi :- 140 Darul Irshad Khanqah e Nooria, Lal Masjid Rampur 244901 U.P India.
Mob:09837171808,09528878806,Resi:0595-2326439 ● Email:muftisyedshahidali@gmail.com,syedfaizan.raza9@gmail.com

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ ۝ (پ۴،آل عمران،آیت۱۴۵)

اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی سب کا وقت لکھا رکھا ہے اور جو دنیا کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں۔(کنزالایمان)

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس ☆ یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں جانے کے لئے
زندگی کیا ہے عناصر کا ظہور ترتیب ☆ موت کیا ہے انہیں اجزاء کا پریشاں ہونا

تمام خوبیاں رب کائنات کے لئے جو تنہا باقی رہنے والا ہے،جس نے اپنی تمام مخلوق پر دار فانی سے انتقال کو لازم کیا،حمد وثنا،شکر کے سجدے،خوشی وغم سب اسی مالک حقیقی کے لئے ہیں۔نمازیں،قربانیاں، جینا اور مرنا سب اسی کے لئے ہے جو سارے عالم کا رب ہے۔ موت سے کس کو رستگاری ہے۔ ہر ایک جانے کے لئے ہی آیا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عالم رنگ وبو میں جس شئ کو بھی زندگی بخشی ہے اور اسے اس عالم میں حیات عطا فرمائی ہے وہ چاہے انسان ہو یا جن، جانور ہو یا اور کوئی جاندار اس کے لئے موت لازمی ویقینی ہے۔

مخبر صادق حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرما دیا کہ:بے شک اللہ علم کو(اس طرح)نہیں اٹھائے گا کہ علم کو بندوں (کے سینوں) سے نکال لے،لیکن علماء کے اٹھانے سے علم کو اٹھا لے گا،حتی کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے،

ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔(صحیح مسلم:۲۶۷۳،سنن ترمذی:۲۶۵۲،سنن ابن ماجہ:۵۲)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا:علم کے ختم ہونے سے پہلے اس کو حاصل کرلو، مسلمانوں نے کہا: یارسول اللہ :علم کیسے ختم ہوگا؟ حالانکہ ہم میں اللہ کی کتاب موجود ہے، پھر آپ غضب ناک ہوئے، اللہ آپ کو غضب میں نہ لائے، آپ نے فرمایا:تم کو تمہاری مائیں روئیں، کیا بنی اسرائیل میں تورات اور انجیل موجود نہیں تھیں؟ پھر کوئی چیز ان سے کفایت نہ کرسکی۔ پھر آپ نے تین بار فرمایا: بے شک حاملین علم کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔(المعجم الکبیر:۷۹۰۶،ج۸،ص۲۳۲،داراحیاء التراث العربی، بیروت)۔

بخاری وترمذی نے بسند صحیح روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من یرداللّٰہ بہ خیرایفقہ فی الدین یعنی خدائے لم یزل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فہم عطا فرما دیتا ہے۔

اس حدیث کے حوالے سے امام المتکلمین حضرت مولانا مفتی محمد نقی علی خاں قادری قدس سرہٗ اپنی کتاب فضائل علم وعلما کے صفحہ ۱۶ پر ''الاشباہ والنظائر'' کی عبارت نقل فرماتے ہیں کہ:

''کوئی آدمی اپنے انجام سے واقف نہیں سوائے فقیہ کے(کیوں کہ وہ) باخبار مخبر صادق جانتا ہے کہ اس کے ساتھ خدا نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے''۔

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ:

''سبھی انسان مردہ ہیں علمائے دین کے سوالیکن علمائے دین خواب ونوم کے شکار ہیں

علمائے باعمل کے سوا،ٹھیک ایسے علمائے باعمل خسران میں ہیں علمائے مخلصین کے سوا لیکن باعمل علمائے دین مخلصین بھی گھاٹے میں ہیں خوف الٰہی اور خشیت خداوندی والے علمائے دین کے سوا‘‘۔

مذکورہ روایتیں اس بات کی خوب وضاحت کررہی ہیں کہ آخر زمانہ میں علماء کثرت سے موت کا جام شیریں نوش کریں گے اور زمانہ میں جہالت کا دوردورہ ہوگا۔اس طرح علماء حق کی وفات کے ساتھ لوگوں کے درمیان سے علم اٹھتا چلا جائے گا حتی کہ کوئی عالم برحق نہ بچے گا۔لوگ جاہلوں کو اپنا سردار و پیشوا بنالیں گے۔ان ہی سے مسائل دریافت کریں گے وہ فتویٰ دیں گے اور وہ (اپنے فتوؤں کے ذریعہ) خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔آج ہم یہ احوال وکوائف اپنے ماتھے کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں کہ علمائے حق کا قافلہ اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف کس تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے۔

فقیہ اسلام حضرت تاج الشریعہ کا اس پر ایمان وایقان واثق تھا جبھی تو آپ نے وقت وصال باطمینان خاطر اذان مغرب سے قبل تازہ وضو فرمایا اور کلمات اذان کو دہراتے ہوئے دار فنا کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف کوچ کرگئے۔اپنی نسبت قادری پر فخر کرتے ہوئے فرمایا:

اختر قادری خلد میں چل دیا ☆ خلد وا ہے ہر اک قادری کے لئے

دور حاضر میں اس قافلۂ حق کے میرِ کارواں، مخدومنا الاعظم، مکرمنا الافخم، شیخ الاسلام، مفتی الانام، حامی دین متین، ناصر سنت رسول امین، وکیل دفاع ائمہ دین، نہ صرف فخر ازہر بلکہ فخر اسلام و مسلمین، سراج السالکین، بدر الکاملین، اعلم العلماء المتبحرین، شمس العلماء، افقہ

الفقہاء، افضل الفضلاء، افصح الفصحاء، اکمل الکملاء، مرجع العلماء والفقہاء والصوفیاء، عمدۃ الاصفیاء، سید السند، جامع الفضائل، معدن الفواضل، جامع معقول و منقول، حاوی فروع واصول، جامع شریعت، محافظِ راہِ طریقت، رازدار معرفت، واقف اسرار حقیقت، مخزن علم وحکمت، قامع وہابیت وندویت، قاطع اسماعیلیت ورشیدیت، ہادم اساسِ صلح کلیت، معدن سلوک وحقیقت، زبدۂ ارباب بلاغت، نیر برج تحقیق، گوہر دریائے تصدیق، فقیہ یکتا، صوفی بے ہمتا، جامع جمیع انواع العلوم الشریعہ، منبع جودوسخا، عارف باللہ، چشم وچراغ خاندان امام العلماء، وارث علوم رضا، پیکر حسن وجمالِ حامد رضا، جانشین مصطفیٰ رضا، نورنگاہ ابراہیم رضا، تاج المحدثین، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ، استاذی الکریم ومرشد مجاز حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد اسمٰعیل رضا خاں عرف محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات ستودہ صفات تھی۔آپ اہل سنت کا وہ سرمایہ افتخار تھے جس کا فقدان خسارۂ عظیم کے مترادف ہے۔آپ کی رحلت طبعاً علمی ودعوتی خسارہ ہے جو یقیناً فرمان رسول کے مطابق جہالت کے دوردورہ کا پیش خیمہ ہے۔آپ کا اہل سنن کے درمیان سے کوچ فرمالینا ایک ایسا المیہ ہے جس کا احساس ہمیشہ قلب وجگر کو مضمحل وآنکھوں کو نمناک کرتا رہے گا۔آپ کا نظروں سے اوجھل ہوجانا اہل سنن واہل محبت کے دلوں میں یقیناً آپ کی محبت کے اضافہ کا باعث ہے۔جس طرح سورج کا غائب ہوجانا اس کے لئے شوق دیدار کو بڑھاتا ہے۔آپ کاروان اہل سنن وسنیت کے لئے وہ عظیم ستارہ تھے جس کی روشنی گمگشتگان منزل کے لئے مینارۂ نور تھی۔آپ آسمان علم وحکمت کے زحل تھے اور سب ستارے آپ کے خوشہ چیں۔آپ کی

رہائش:۱۴۰دارالارشاد،خانقاہ نوریہ، لال مسجد، رامپور-۲۴۴۹۰۱ یوپی-انڈیا ● موبائل:۰۹۵۲۸۸۷۸۸۰۶،۰۹۸۳۷۱۷۱۸۰۸ مکان:۰۵۹۵-۲۳۲۶۴۳۹
Resi :- 140 Darul Irshad Khanqah e Nooria, Lal Masjid Rampur 244901 U.P India.
Mob:09837171808,09528878806,Resi:0595-2326439 ● Email:muftisyedshahidali@gmail.com,syedfaizan.raza9@gmail.com

ذات والاصفات فقہ وفقاہت اور رشد وہدایت کی نیر تاباں تھی۔ آپ کی نورانی صورت و پاکیزہ سیرت عالم کو ہمیشہ دعوت حق کا نظارہ دیتی رہے گی۔ بعد وصال آپ کے آج تک ہم یہ نہ جان پائے کہ آپ ہمارے دل میں ہیں یا ہمارا دل آپ میں ہے۔ آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد زندہ رہنے کی کوئی خواہش باقی نہ ہوتی اگر یہ فرمان رسول پیش نظر نہ ہوتا کہ خیر اُمتِ محمدیہ میں قیامت تک باقی رہے گی۔

شاید ہی ماضی قریب میں ایسی کوئی خبر کسی کان نے سنی کہ عالم اسلام بیک زبان پکار اٹھا کہ آج جہانِ سنیت کا وہ نیر تاباں سرزمین ہند سے روپوش ہو گیا جس کی ضیاباریوں سے علمی محافل منور تھیں، جو دورِ حاضر میں درس رضا، فکر رضا، علم رضا، عشق رضا، گفتار رضا، کردار رضا کا پاسبان وامین تھا چلا گیا، ہاں آج وہ چلا گیا جو فقہ وفقاہت میں یادگار رضا، حسن وجمال میں مظہر حامد رضا، زہد وتقویٰ، استقامت وکرامت میں پرتوِ مصطفےٰ رضا، اپنے اسلاف واجداد کی پاکیزہ مسند کا سچا وارث تھا۔ جو دین وشریعت، علم وادب، عربی و فارسی، اردو وہندی اور انگریزی وسنسکرت کے نظم ونثر میں حامل لواءِ رضا تھا۔ یہ تنہا میرے دل کی صدا نہیں بلکہ آج ہر منصف کے دل کی پکار یہی ہے کہ:

موتِ عالِم سے بندھی ہے موتِ عالَم بے گماں ☆ روحِ عالَم چل دیئے عالَم کو مردہ چھوڑ کر
عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا ☆ فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

اور وہ خود بزبان حال یہ کہتا ہوا گیا کہ:

دیکھنے والوں جی بھر کے دیکھو ہمیں ☆ کل نہ رونا کہ اختر میاں چل دیئے

کاش! آپ کی حیات ظاہری میں چند حریفوں کی آنکھوں پر ان کے ذاتی مفادات کا حجاب و پہرہ نہ ہوتا تو وہ بھی اپنے ماتھے کی کھلی آنکھوں سے دیکھ پاتے کہ آپ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم اور مفسر اعظم علیہم الرحمۃ والرضوان کی عظیم امانتوں کے کیسے عظیم امین تھے۔

آپ کی ذاتِ بابرکت سنیت کے قلعہ میں فتنوں کے سامنے سد سکندری کے مانند تھی۔ بلکہ یوں کہیں کہ آپ اس قلعہ کا فاروقی دروازہ تھے جس کی علمی ہیبت وجلالت سے فتنہ گر ہمیشہ سرنگوں رہے۔ اب جبکہ یہ دروازہ گر گیا تو فتنوں کا ظہور بھی ہونے لگا۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک کے تصدق وطفیل اہل سنت کے شیرازہ کو بکھرنے سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

بعض ناقدین اور حاسدین حضرت تاج الشریعہ کے جنازہ میں تعداد کو موضوع بحث بنائے ہوئے ہیں کہ اتنی تھی اتنی نہیں تھی، ہزاروں تھی لاکھوں نہیں تھی، لاکھوں تھی کروڑوں نہیں۔ خیالی دنیا میں فیتہ لے کر ہاتھوں میں جگہ ناپتے پھر رہے ہیں کبھی فیتہ بڑا ہو جاتا ہے تو کبھی چھوٹا، اٹکل سے جو کام کیا جاتا ہے اس کا یہی حال ہوتا ہے۔ ہمارا ان سے کہنا ہے کہ برصغیر میں ماضی قریب میں ایسا کوئی جنازہ آپ بتا سکتے ہیں جس میں اتنی بڑی تعداد ہو جو بے حد وحساب شمار ہو۔ ایسے ہی موقع کے لئے تو حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ: ہمارے اور تمہارے درمیان جنازے فیصلہ کریں گے۔

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی رحلت وہ عظیم سانحہ ہے جس کی بھرپائی اس دورِ قحط الرجال میں سخت ناگزیر نظر آتی ہے۔ حالانکہ سنتِ الٰہیہ یہ ہے کہ جب جب چراغ سنیت کی لو مدہم پڑی ہے تب اللہ نے اہل حق کو ایک روشن چراغ ضرور دیا ہے۔ ماضی بعید میں

جس کی مثال سرکار مفتی اعظم کی ذات مقدسہ تھی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے وصال کے بعد خاندان رضا کے بدخواہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اب بریلی خالی ہوگیا اور اعلیٰ حضرت کا کوئی وارث وجانشین نہ رہا۔ اس شورش کا آغاز گجرات سے ہوا تھا۔ انہی دنوں تاجدارِ اشرفیت، محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد صاحب اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ وہاں بغرض تبلیغ پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا:

''کون کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنا کوئی وارث وجانشین نہیں چھوڑا۔ ارے! اعلیٰ حضرت نے اپنے دو سچے وارث وجانشین چھوڑے ہیں۔ ایک حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری اور دوسرے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری۔ پھر جو مسئلہ وہاں زیر بحث تھا اس کا استفتاء اور جناب نور محمد صاحب گونڈل والا کا خط اور اپنے ہمراہ نور محمد صاحب کے وکیل مولانا محمد عارف اللہ میرٹھی کو لیکر حضرت محدث اعظم ہند قدس سرہٗ حضرت مفتی اعظم کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوئے۔ حضرت مفتی اعظم نے اسی وقت اس استفتاء کا نہایت مختصر وجامع اور مدلل جواب تحریر فرمایا۔ اس کے بعد ۲۱/مارچ ۱۹۴۰ء کو نور محمد صاحب گونڈل والا کے خط کا جواب لکھا جو الفقیہ امرتسر، ج ۲۳، ش ۱۷، ص ۷، مجریہ ۲۸/ربیع الاول ۱۳۵۹ھ/ ۷ مئی ۱۹۴۰ء یوم سہ شنبہ چھپا ہے۔

حضرت مفتی اعظم کے جنازہ میں جو مجمع تھا اس نے بھی تاریخ عالم میں اپنا ریکارڈ درج کرایا کہ اسلامیہ انٹر کالج بریلی کے میدان میں تِل دھرنے تک جگہ نہ تھی لوگ چھتوں، پیڑوں اور دیواروں پر دیوانہ وار وارفتگی کے عالم میں اپنے مخدوم ومرشد گرامی کی نماز جنازہ میں

شرکت اور آخری دیدار کے لئے جمع تھے۔ اس خبر کو BBC نے نشر کیا تھا اور جنازہ مبارکہ پر ہیلی کاپٹر سے پھول برسائے گئے تھے۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نظارہ چشم فلک نے نہ دیکھا ہوگا۔

پھر حضرت حجۃ الاسلام اور حضرت مفتی اعظم قدس سرہما کے وصال کے بعد کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ: ''اب بریلی خالی ہوگیا'' جبکہ حضرت مفتی اعظم کی حیات ظاہری ہی میں حضرت تاج الشریعہ نے قبول عام وخاص حاصل کرلیا تھا اور مفتی اعظم کی نگاہ فیض اور کیمیا اثر تربیت نے آپ کو مرجع مفسرین ومحدثین، علماء وفقہا ومفتیین اور مصنفین ومؤلفین بنا دیا تھا۔ مفتی اعظم کے وصال کے بعد تو قبول فی الارض کا نظارہ ہر خاص وعام نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ غسل کعبہ میں شرکت اور کعبۃ اللہ میں اپنے شہزادہ وجانشین کے ساتھ نماز کی ادائیگی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی۔ آج بزبان قال وحال ہر ایک یہ کہتا نظر آتا ہے کہ:

''آپ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، حجۃ الاسلام ومفتی اعظم اور مفسر اعظم کے علوم وفنون، فقہ وافتا، علم وعمل، اخلاص وللّٰہیت، توکل وقناعت، زہد وتقویٰ، صبر وشکر، عفو ودرگزر اور استقامت کے حقیقی وارث وجانشین تھے''۔

حضرت تاج الشریعہ نہ صرف مفسر ومحدث، فقیہ ومفتی، عالم ومدرس، مصنف ومؤلف، محقق ومدقق، مفکر ومدبر، عبرت کی نگاہ رکھنے والے، جامع وکامل شیخ طریقت اور صوفی باصفا تھے بلکہ آپ دوسروں کو مذکورہ اوصاف وکمالات کا جامہ پہنانے والے تھے۔ حضرت تاج الشریعہ کی مساعیٔ جلیلہ کا ہی فیضان ہے کہ آج ان صفاتِ عالیہ کے حاملین آپ کے تلامذہ وخلفاء درس

وتدریس، فقہ وافتا اور رشد وہدایت کی مسندوں کی زینت بنے ہوئے ہیں، جن سے ایک جہاں سیراب ہورہا ہے اور یہ سب اپنی اس نسبت پر از خود فخر بھی کرتے ہیں۔

بات فخر کی آگئی ہے تو کہہ دیتا ہوں کہ: دنیا میں کون سی ماں اور کونسا مادر علمی ہے جو اپنے لائق وفائق فرزند پر فخر نہ کرے؟ عالمِ اسلام کی قدیم وعظیم دانشگاہ جامعہ ازہر مصر تو اپنے ہر اس فرزند پر فخر کرتا ہے جو کسی قابل ہو بھلا اس پر کیوں نہ فخر کرے جو سراپا قابل ہے۔ اب یہ الگ بات ہے کہ کسی پر زبان قال سے تو کسی پر زبان حال سے فخر کرتا ہے۔ جامعہ ازہر اپنی ہزار سالہ زریں تاریخ میں اپنے جن عظیم فرزندوں پر فخر کرتا چلا آیا ہے انہیں کی صف اول میں حضرت تاج الشریعہ کی ذات گرامی بھی ہے۔ جنھیں کبھی کسی ایوارڈ یا سرٹیفکٹ کی ضرورت نہیں رہی۔ چونکہ قبول فی الارض کا تمغہ تو منجانب اللہ آپ کو پہلے ہی مل چکا تھا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے جس بندے سے راضی ہوجاتا ہے تو اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر کائناتِ عالم میں ندا کرادی جاتی ہے کہ میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ الغرض جس کا چرچا زبان زد خاص وعام پہلے ہی کردیا گیا ہو۔ بھلا ایسی شخصیت کو جامعہ ازہر کیوں کر نہ بزبان قال وحال اعزاز واکرام سے نوازے۔

میری علم ومعلومات کے مطابق جامعہ ازہر ہر سال جانے کتنے ایسے افراد کو ایوارڈ عطا کرتا ہے جو صرف کسی خاص فن میں تخصص کرتے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ کی شخصیت کا موازنہ ان حضرات سے کیوں کر ہوسکتا ہے کیوں کہ آپ کی ذات شریعت اسلامیہ کا ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔ آپ کو حضرت مفتیِ اعظم نے علوم رضا کا جام اپنے دست کرم سے گھٹی میں

رہائش: ۱۴۰ دارالارشاد، خانقاہ نوریہ، لال مسجد، رامپور-۲۴۴۹۰۱ یوپی۔انڈیا ● موبائل: ۰۹۵۲۸۸۷۸۸۰۶، ۰۹۸۳۷۱۷۱۸۰۸ مکان: ۰۵۹۵-۲۳۲۶۴۳۹
Resi :- 140 Darul Irshad Khanqah e Nooria, Lal Masjid Rampur 244901 U.P India.
Mob:09837171808,09528878806,Resi:0595-2326439 ● Email:muftisyedshahidali@gmail.com,syedfaizan.raza9@gmail.com

پلا دیا تھا جس کی وجہ سے آپ جامعہ ازہر مصر کے کلیہ شریعہ، کلیہ اصول الدین اور کلیہ لغہ عربیہ کے تمام تخصصات کی جامع شخصیت بنے۔ میرے اس دعوی پر تاج الشریعہ کی تصنیفات وتالیفات اور تراجم ومقالات کی کثیر نگارشات شاہد عدل ہیں۔ کوئی بھی صاحب فکر ونظر یا حقائق کا متلاشی تعصب وتنگ نظری سے منزّہ حق وانصاف کے دامن کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ان معرکۃ الآرا تصنیفات وتالیفات نیز اردو وانگریزی فتاوی اور تراجم کا مطالعہ کرے گا تو وہ بھی بے ساختہ پکار اٹھے گا۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے ☆ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

جبکہ بدباطن حاسدوں کی فتنہ پروری پر ان کے جدامجد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے پہلے ہی اپنے آقا ومولیٰ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں بطور استغاثہ عرض کردیا تھا کہ:

اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں ☆ بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا ظاہری طور پر ہمارے درمیان سے پردہ فرمالینا یقیناً ناقابل برداشت صدمۂ جانکاہ اور ناقابل تلافی نقصان عظیم ہے مگر آپ ہم سے روٹھے نہیں بس پردہ کرلیا ہے جیسے وہ کل ہمارے درمیان حیات ظاہری میں رہ کر فیض بار تھے ویسے ہی آج بھی ہیں اور قیامت تک فیض بار رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

گلستان رضا ابھی سونا نہیں ہوا ہے کہ ابھی اس گلستاں میں نئے نئے گل سرسبد کی کلیاں پھوٹ رہی ہیں بس کھلے ہوئے پھول اپنی مشک باریوں سے عشق وایمان کے مشام جاں کو

رہائش: ۱۴۰ دارالارشاد، خانقاہ نوریہ، لال مسجد، رامپور-۲۴۴۹۰۱ یوپی۔انڈیا ● موبائل: ۰۹۵۲۸۸۷۸۸۰۶، ۰۹۸۳۷۱۷۱۸۰۸ مکان: ۰۵۹۵-۲۳۲۶۴۳۹
Resi :- 140 Darul Irshad Khanqah e Nooria, Lal Masjid Rampur 244901 U.P India.
Mob:09837171808,09528878806,Resi:0595-2326439 ● Email:muftisyedshahidali@gmail.com,syedfaizan.raza9@gmail.com

معطر کر کے گلستاں سے رخصت ہوگئے ہیں لیکن ان کی رونقیں اور نکہت و رعنائیاں تا حال باقی ہیں۔ اور ان شاء اللہ العزیز ابدالآباد باقی رہیں گی۔

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ ☆ احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

انہیں گل سر سبد میں تاج الشریعہ نے اپنے سچے وارث وجانشین کی حیثیت سے ہم غرباء اہل سنت کے قلب وجگر کو معطر رکھنے کے لئے اپنے لائق وفائق فرزند جلیل، عالم نبیل، فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا الحاج محمد عسجد رضا خاں قادری دامت برکاتھم القدسیہ متع اللّٰہ المسلمین بطول بقائہ، قاضی شرع بریلی وسربراہِ اعلیٰ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، متھرا پور بریلی شریف کی حسین وجمیل صورت میں عموماً اور وابستگانِ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے لئے خصوصاً ہمارے درمیان چھوڑا ہے۔

راقم الحروف فقیر نوری سید شاہد علی حسنی رضوی جمالی کریمی غفرلہٗ وجملہ اراکین واساتذہ کرام ،طلبہ اور ان کے سرپرست سب خانوادۂ رضا کے بالعموم اور شہزادہ وجانشین تاج الشریعہ کے بالخصوص اس غم والم میں برابر کے شریک وسہیم ہیں۔ **ہم سب جانشین تاج الشریعہ سے اپنی کامل وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔**

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنی سات عظیم یادگاریں چھوڑی ہیں:

(۱) ”**خانقاہ عالیہ قادریہ نوریہ رضویہ**“، بیت رضا ۸۲، سوداگران، رضانگر، بریلی شریف۔

(۲) ”**مرکزی دارالافتا**“، ۸۲، سوداگران، رضانگر، بریلی شریف، (نشأۃ ثانیہ ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء)

(۳) ”**جماعت رضائے مصطفیٰ**“، ۸۲ سوداگران، رضانگر، بریلی شریف۔

(۴) ”**امام احمد رضا ٹرسٹ**“، ۸۲، سوداگران، رضانگر، بریلی شریف۔

(۵) ”**مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا**“ بریلی شریف (قیام ۲۴ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ/۲۹ مئی ۲۰۰۰ء بروز پیر)

(۶) ”**شرعی کونسل آف انڈیا**“ بریلی شریف (قیام ۷ جمادی الاخری ۱۴۲۴ھ/ ۸ اگست ۲۰۰۳ء بروز جمعہ)

(۷) ترجمان اہل سنت ماہنامہ ”**سنی دنیا**“ بریلی شریف۔

ان ساتوں یادگاروں کو علیٰ حالہ باقی رکھتے ہوئے مزید آگے بڑھانا، انھیں فروغ وترقی دینا۔ ان کی عالمی شہرت ومقبولیت اور معنویت ومرکزیت کو قائم رکھنا خانوادۂ تاج الشریعہ اور ہم سب وابستگان تاج الشریعہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی وملی اور مذہبی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اپنے جوار رحمت میں خاص جگہ نصیب فرمائے۔ شہزادہ وجانشین تاج الشریعہ حضرت مولانا محمد منور رضا حامد عرف محمد عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی کو اپنے والد ماجد اور اسلاف کی عظیم امانتوں کا سچا وارث وجانشین اور امین بنادے۔ اہل سنت وجماعت کا عظیم قائد ورہبر اور رہنما بنائے۔ علم نافع، عمل صالح، رزق حسن اور ایمان کامل کی برکتوں دولتوں سے مالا مال کرے۔ مخدومہ محترمہ جیلانی پیرانی امی جان صاحبہ دام ظلہا علینا کے سایہ عاطفت میں پروان چڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جیلانی پیرانی امی جان صاحبہ کو صحت وعافیت اور سلامتی کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے، ان کا سایۂ کرم ہم غربائے اہل سنت کے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔ تاج الشریعہ کی جملہ صاحبزادیوں، دامادوں، نواسیاں ونواسوں اور بہو پوتیاں وپوتوں اور پوت دامادوں کو خیر وعافیت اور عمر بالخیر کے ساتھ پورے خانوادے کو آپس میں خلوص

وللّٰہیت، مودت ومحبت، عدل وانصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ زندگیوں کو گزارنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ جملہ مدارس اہل سنت وجماعت کے عموماً اور جامعۃ الرضا کے خصوصاً جملہ اراکین واساتذہ، طلبہ وسرپرست، ہمدردو بہی خواہ اور مخلصین ومعاونین کو شادوآباد رکھے اور دارین کی سعادتوں وبرکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

بجاہ حبیبہ سیدالمرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرخلقہ ونورعرشہ وقاسم رزقہ محمدوآلہ وصحبہ اجمعین۔

(فقیر نوری **سید شاہد علی حسنی رضوی** جمالی کریمی)
غفرلہ ولوالدیہ واحبابہ
قاضی شرع ومفتی ضلع رامپور
ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث وصدر المدرسین وصدر مفتی
مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ، پرانا گنج رامپور، یو۔ پی، انڈیا۔
موبائل نمبر 9837171808

مرسل: سگ درگاہ جیلاں
سید محمد ذبیح اللہ نوری شاہدی بنگلوری
خادم قاضی شرع ومفتی اعظم ضلع رامپور
09927922960

Resi :- 140 Darul Irshad Khanqah-e Noorie, Lal Masjid Rampur 244901 U.P India.
Mob:09837171808,09528878806,Resi:0595-2326439 ● Email:muftisyedshahidali@gmail.com,syedfaizan.raza9@gmail.com

خبریں

آہ! تاج الشریعہ وصال فرما گئے

رامپور ۲۱/جولائی ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ

جانشین مفتی اعظم، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری طویل علالت کے بعد ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ یعنی کل شام نماز مغرب سے پہلے تازہ وضو کر کے 7:18 منٹ پر کلمات اذان سن کر اس کو ادا کرتے ہوئے بریلی شریف میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

آپ ۲۳/نومبر ۱۹۴۲ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور بعمر ۷۶ سال آپ نے وصال فرمایا۔ آپ دنیا میں اسلامی تعلیم کی آکسفورڈ مانی جانے والی یونیورسٹی جامعہ ازہر مصر کے ٹاپر تھے۔ جامعہ ازہر نے آپ کو فخر ازہر ایوارڈ سے نوازا تھا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور حضور مفتی اعظم کے بعد آپ مرجع علماء وفقہا اور مشائخ تھے۔ بڑے بڑے مسائل پر آپ کا فتویٰ حرف اخیر تھا۔ آپ نے اعلیٰ حضرت کے مشن کو پوری دنیا میں پھیلایا۔ آپ نے اردو، عربی، انگریزی میں سینکڑوں کتابیں لکھیں۔ آپ کو عربی وفارسی، اردو وہندی اور انگریزی وسنسکرت زبان پر مہارت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ جارڈن کے رائل اسلامک اسٹریٹیجک اسٹڈیز کے ۱۵-۲۰۱۴ء میں کئے گئے ایک سروے میں ازہری میاں کو دنیا کے 500 سب سے بااثر شخصیات میں ۲۲ویں نمبر پر شامل کیا گیا۔ آپ نے ۲۰۰۰ء میں جامعۃ الرضا متھراپور بریلی کا سنگ بنیاد رکھا جس میں اس سال 1060 بچوں کا مع قیام وطعام معقول انتظام کیا گیا ہے۔

آپ نے جامعۃ الرضا کے وسیع میدان میں ترکی کی ایک مسجد کے نقشہ کے مطابق ''حامدی مسجد'' کی تعمیر کروائی ہے۔ آپ نے غسل کعبہ میں شرکت فرما کر کعبہ کے اندر دوگانہ بھی ادا کیا۔ آپ حج فرض کی ادائیگی کے بعد اکثر وبیشتر رمضان المبارک میں عمرہ کے

لئے تشریف لے جاتے رہے۔آپ دنیائے سنیت میں تاج الشریعہ اوراز ہری میاں کے نام سے معروف ومشہور تھے۔آپ کی نماز جنازہ کل (۲۲رجولائی ۱۸ء) صبح ۱۰ بجے اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں ادا کی جائیگی۔جس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے کونے کونے سے اور دنیا بھر سے لاکھوں کی تعداد میں مریدین وعقیدتمند پہنچ رہے ہیں۔آپ مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے۔جامعہ میں جیسے ہی خبر وصال پہنچی جامعہ میں غم والم کا ماحول پیدا ہوگیا اور جامعہ کے اراکین واساتذہ کرام اور جملہ شعبہ جات کے طلبہ نے تعلیم روک کر ختم قرآن کریم کرکے اپنے مخدوم کو ایصال ثواب کیا۔

جامعہ کے اراکین واساتذہ کرام وطلبہ نے اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور خانوادۂ رضا وشہزادۂ تاج الشریعہ اوران کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہوئے۔

(فقیر نوری سید شاہد علی حسنی رضوی)

قاضی شرع ومفتی ضلع رامپور

(نوٹ: یہ خبر واٹسپ اور فیس بک پر ڈالی گئی تھی۔)

تاج الشریعہ کی نماز جنازہ آج صبح 10 بجے

رامپور: قاضی شرع ومفتی ضلع علامہ سید شاہد علی حسنی نوری جمالی نے بتایا کہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قادری علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ کل (آج) صبح 10 بجے اسلامیہ انٹر کالج بریلی شریف میں ہوگی اور تدفین ازہری گیسٹ ہاؤس سوداگران بریلی شریف میں کی جائے گی۔نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کے لئے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ممالک سے عقیدت منداور مریدین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

(روزنامہ رامپور کا اعلان رامپور، ج۲۸،ش۱۹۸،ص۴،

مجریہ ۸رذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۲رجولائی ۲۰۱۸ء بروز اتوار)

جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ کے وصال پر علمائے کرام کا خراج عقیدت

رامپور: جیسے ہی خبر ملی کہ علوم وفنون کی عبقری شخصیت، تاجدار زہد وتقویٰ، جانشین مفتی اعظم حضور علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قادری برکاتی ''تاج الشریعہ'' کا وصال ہوگیا تو ہر آنکھ پرنم ہوگئی اور دل بے قرار ہوگئے۔اس سلسلہ میں شہر کی مشہور درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ میں ایک تعزیتی بزم منعقد ہوئی۔تمام طلبہ نے اجتماعی قرآن خوانی کی جس میں جامعہ کے اراکین واساتذہ شریک رہے۔حضرت علامہ مفتی محمد نجف علی قادری مفتی جامعہ نے حضور تاج الشریعہ کے علم وفضل پر مختصر خطاب فرمایا اور بتایا کہ آج دنیائے سنیت کے بطل جلیل کے رخصت ہوجانے سے اہل سنت والجماعت کی حقیقی سرپرستی جاتی رہی۔خطاب میں حضرت نے حاضرین سے صبر وتحمل کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ حضور تاج الشریعہ سچے عاشق رسول پاسبان شریعت تھے۔حضرت جہاں علم وفضل میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کے وارث تھے وہیں زہد وتقویٰ میں وارث اعظم تھے۔۔انھوں نے مزید کہا کہ آپ کے سانحہ ارتحال سے دنیائے انسانیت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اب وہ بھرنا ناممکن سا لگتا ہے۔موصوف نے بھی آپ کی حیات طیبہ کو اپنا شعار بنانے کی تلقین کی۔بعدہٗ صلوٰۃ وسلام ہوا اور مفتی جامعہ حضرت علامہ محمد نجف علی صاحب قادری کی دعا پر بزم کا اختتام ہوا۔

(روزنامہ رامپور کا اعلان رامپور، ج۲۸،ش۱۹۸،ص۳،

مجریہ ۸رذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۲رجولائی ۲۰۱۸ء بروز اتوار)

الجامعۃ الاسلامیہ میں حضرت تاج الشریعہ کی فاتحہ سوئم کا انعقاد

ہم سب جانشین تاج الشریعہ سے اپنی وفاداری کا عہد کرتے ہیں

رامپور: ۲۴؍ جولائی ۱۸ء

اس وقت ملک وبیرون ملک میں حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی رحلت پر مؤقر شخصیات کے تعزیتی پیغامات کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا جارہا ہے۔ علماء عرب وعجم میں سے کئی مقتدر شخصیتوں نے مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اپنی اپنی تعزیتوں کا اظہار کیا۔ اہل سنت وجماعت کے تقریباً تمام حلقوں میں محافل ایصال ثواب قرآن خوانی کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

آج مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور میں بھی مرشد العلماء، مربی الفقہاء، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری قدس سرہٗ کی فاتحۂ سوم کا انعقاد کیا گیا۔ اعلان کے مطابق 11:30 بجے صبح جامعہ کے اساتذہ وطلبہ نے قرآن خوانی اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔ پھر قاضی شرع ومفتی ضلع رامپور علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی نوری جمالی کریمی نے حضرت تاج الشریعہ کے احوال پر نہایت جامع گفتگو فرمائی۔ قاضی شرع نے کہا:

’’حضرت تاج الشریعہ کا دنیا سے اچانک پردہ فرمانا نہ صرف اہل خانہ وخاندان رضا، جامعۃ الرضا کے ارباب حل وعقد، اساتذۂ کرام وطلبہ کو نمناک، اشکبار وسوگوار اور فرقت وجدائی میں مبتلا کرتا ہے بلکہ پوری دنیائے سنیت اور عالم اسلام کے ہر ذی شعور، ذمہ دار اور ملت کا تھوڑا سا بھی درد رکھنے والا، علماء ومشائخ کا قدردان اس صدمۂ عظیمہ سے کسک اور درد محسوس کرتا ہے۔ اپنی تقریر وتحریر اور تأثرات وتعزیت میں اس کا اظہار بھی کرتا نظر آتا ہے۔ جنازہ شریف میں ایسا عظیم اجتماع جس میں پورے عالم اسلام سے لوگوں کی شرکت رہی تاریخ عالم میں چشم فلک نے ایسا نظارہ نہ دیکھا ہوگا۔ اسی غم والم اور قلبی دکھ کے اظہار وتعزیت کے لئے ہم اور آپ آج یہاں مجتمع ہیں‘‘۔

قاضی شرع نے کہا:

’’اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد خاندانِ رضا کے بدخواہوں نے یہ بات اڑائی کہ اب بریلی خالی ہوگیا اور اعلیٰ حضرت کا کوئی وارث وجانشین نہ رہا۔ گجرات سے اس شورش کا آغاز ہوا تھا۔ ان دنوں محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد صاحب اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ یہ سن کر ارشاد فرمایا:

کون کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنا کوئی وارث وجانشین نہیں چھوڑا۔ ارے اعلیٰ حضرت نے اپنے دو سچے وارث وجانشین چھوڑے ہیں۔ ایک حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری اور دوسرے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری ہیں۔ اس کے بعد وہاں جو مسئلہ زیر بحث تھا اسے لیکر گونڈل کے اپنے چند احباب ومخلصین کے ساتھ حضرت محدث اعظم ہند حضرت مفتی اعظم کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوئے۔ پھر حضرت مفتی اعظم نے اس کا نہایت مختصر وجامع اور مدلل جواب تحریر فرمایا۔

حضرت مفتی اعظم کے جنازہ میں جو مجمع تھا اس نے بھی تاریخ عالم میں اپنا ریکارڈ درج کرادیا کہ اسلامیہ انٹر کالج بریلی کے میدان میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی لوگ چھتوں پر، پیڑوں پر اور دیواروں پر دیوانہ وار وارفتگی کے عالم میں اپنے مخدوم ومرشد گرامی کی نماز جنازہ میں شرکت اور آخری دیدار کے لئے جمع تھے۔ اس سے پہلے بھی ایسا نظارہ چشم فلک نے نہ دیکھا ہوگا۔

پھر حضرت حجۃ الاسلام اور حضرت مفتی اعظم قدس سرہما کے وصال کے بعد کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اب بریلی خالی ہوگیا۔ حضرت مفتی اعظم کی حیات ظاہری ہی میں بہت ہی کم عمری میں حضرت تاج الشریعہ نے قبول عام وخاص حاصل کرلیا تھا اور مفتی اعظم کی نگاہ فیض نے آپ کو مرجع مفسرین ومحدثین، علماء وفقہاء اور مفتیان کرام ومؤلفین ومصنفین بنادیا تھا۔ اور مفتی اعظم کے وصال کے بعد تو قبول فی الارض کا نظارہ ہر خاص وعام نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ آج بزبان قال وحال یہ کہتا نظر آتا ہے کہ آپ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے علوم وفنون کے سچے وارث اور حجۃ الاسلام ومفتی اعظم کے فقہ وافتاء، علم وعمل، زہد وتقویٰ، صبر وتحمل، استقامت وکرامت کے صحیح اور سچے

وارث وجانشین ہیں۔حضرت تاج الشریعہ نہ صرف مفسر ومحدث،فقیہ ومفتی،عالم ومدرس اور جامع شیخ طریقت تھے بلکہ آپ مفسر ومحدث،فقیہ ومفتی،عالم ومدرس اور شیخ کامل بنانے والے بھی تھے۔آج نہ جانے کتنی درس وتدریس،فقہ وافتاء اور رشد وہدایت کی مسندوں کی زینت ان کے تلامذہ وخلفاء بنے ہوئے ہیں۔جہاں سے ایک جہاں سیراب ہورہا ہے۔یہ سب تاج الشریعہ کا ہی فیضان ہے۔آپ کا ظاہری طور پر ہمارے درمیان سے پردہ فرمانا یقیناً ناقابل برداشت صدمہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے مگروہ ہم سے روٹھے نہیں پردہ کرلیا ہے جیسے وہ کل ہمارے درمیان حیات ظاہری میں رہ کر فیض بار تھے آج بھی اور قیامت تک ویسے ہی فیض بار رہیں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قاضی شرع نے کہا: تاج الشریعہ نے اپنے لائق ترین فرزند جلیل،عالم نبیل،وارث علومِ تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج محمد عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی قاضی شہر بریلی وناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا،متھرا پور بریلی شریف کی صورت میں اہل سنت کے لئے عموماً اور وابستگانِ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے لئے خصوصاً جانشین کی حیثیت سے چھوڑا ہے۔ہمیں چاہئے کہ ہم ان سے صحیح طور پر وابستگی قائم رکھیں اور اپنی محافل ومجالس میں انہیں یاد کرتے رہیں۔جامعۃ الرضا کو پوری طاقت وقوت کے ساتھ آگے بڑھاتے رہیں۔ان کی والدہ ماجدہ ہم سب کی مخدومہ محترمہ دام ظلہا علینا کی دعائے مستجاب لیتے رہیں۔الجامعۃ الاسلامیہ کے جملہ اراکین واساتذہ کرام اور طلبہ اور ان کے سرپرست سب خانوادہ کے اس غم والم میں برابر کے شریک ہیں۔اور ہم سب جانشین تاج الشریعہ سے اپنی وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔

بعدہٗ قاضی شرع کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔جس میں محلّہ کے عمائدین کی جانب سے شرکاء محفل کو تقسیم شیرینی کی گئی۔شرکاء محفل میں مفتی علی احمد عثمانی شیخ التفسیر،الحاج نبیہ احمد قادری خازن،الحاج صغیر احمد ازہری نائب صدر ومحاسب،الحاج اشتیاق حسین منیم جی،حبیب النبی چشتی جمالی،ادریس احمد سیفی،مولانا محمد رفیع نوری،حاجی ذیشان احمد خاں اور جامعہ کے جملہ اساتذہ کرام وطلبہ کے علاوہ معززین شہر نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔(سید محمد ذبیح اللہ نوری شاہدی)

خانقاہ نوریہ لال مسجد رامپور میں حضرت تاج الشریعہ کے ایصال ثواب کی محفل

رامپور ۲۸/جولائی ۱۸ء بروز ہفتہ

خانقاہ نوریہ لال مسجد رامپور میں زیر سرپرستی قاضی شرع ومفتی اعظم ضلع رامپور علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی نوری اور زیر صدارت استاذ الحفاظ حضرت حافظ محمد عالم خاں چشتی صابری کریمی سجادہ نشین زیارت حلقہ والی رامپور،شیخ الاسلام والمسلمین حضرت تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کی محفل منعقد کی گئی۔بعد نماز جمعہ ۳ بجے دن قرآن خوانی اور ختم قادری شریف کبیر پڑھا گیا۔پھر بعد نماز عصر قاری مصباح الاسلام رضوی کی تلاوت قرآن کریم سے محفل کا آغاز ہوا۔اس کے بعد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مولوی امرالدین،سید فرحان رضا،لئیق احمد شاہدی،سید مہران رضا حسنی نوری نے یکے بعد دیگرے ہدیہ نعت پیش کیا۔پھر داماد قاضی شرع حضرت مولانا سید مقیم الرحمٰن قادری نے حضرت تاج الشریعہ کہ شخصیت پر جامع گفتگو کرتے ہوئے کہا:

”تاج الشریعہ جب تک باحیات رہے خلقِ خدا کو علمی وروحانی فیض پہنچاتے رہے اور بعد وصال ایک عالم کو وہ اپنے پیچھے پرنم چھوڑ گئے۔آپ کی غیر معمولی شخصیت کے اپنوں کے ساتھ غیر بھی معترف تھے۔ایک عالم حق آگاہ کی موت عالَم کی موت ہے۔حضرت تاج الشریعہ کی ذات والا صفات تقویٰ وطہارت اور علم وعمل میں بھی بے مثل ومثال تھی۔رب قدیر نے آپ کو حسن سیرت کے ساتھ ایسی حسن صورت بھی عطا فرمائی کہ جس کو دیکھ کر نہ جانے کتنے گم گشتگان راہ نے منزل حق کو پالیا اور نہ جانے کتنے لوگ آپ کے دست اقدس پر کلمہ پڑھ کر مشرف باسلام ہوگئے۔

بعدۂ قاضی شرع رامپور نے اپنے مختصر جامع خطاب میں فرمایا:

’’قرآن وسنت کی پیروی، عشق رسالت، عظمت صحابہ ومحبت اہل بیت حضرت تاج الشریعہ کو اپنے بزرگوں میں ورثہ میں ملا تھا۔ اس کو تازہ کرتے رہنے کے لئے وہ نعت ومنقبت کو اپنا حرز جاں بنائے ہوئے تھے۔ آپ جامع شریعت وطریقت، جامع معقول ومنقول اور حاوی فروع واصول شخصیت کے مالک تھے۔ آپ جہاں فقہ وافتا کے مسند نشیں تھے وہیں مسند طریقت کی آبرو بھی تھے۔ آپ کو قرآن وحدیث، فقہ وافتا اور دیگر علوم وفنون کی اجازتوں کے ساتھ مشہور سلاسل طریقت سلسلہ عالیہ قادریہ (قدیمہ وجدیدہ، منوریہ)، چشتیہ (صابریہ ونظامیہ)، نقشبندیہ وسہروردیہ کے جملہ اوفاق واعمال واذکار کی اجازتیں اپنے مرشد ومربی حضور مفتی اعظم قطب عالم وتلمیذ وخلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت برہان ملت کے واسطے سے حاصل تھیں۔ جن کے لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا تھا:

آل الرحمٰن، برہان الحق ☆ شرق پہ برق گراتے یہ ہیں

ان سلاسل میں سلسلہ عالیہ قادریہ منوریہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس سلسلہ کی کڑی ہمارے شہر رامپور کی ایک عظیم ذات قطب دارین حضرت مولانا شاہ عبدالکریم ملا فقیر اخوند قادری منوری، چشتی صابری قدس سرہٗ سے ملتی ہے۔ وہ اس طرح پر کہ قطب دارین کے خلیفہ حافظ عبدالرحمٰن، ان کے خلیفہ حضرت مولانا شاہ غلام حسین فرزندار جمند سوم قطب دارین، ان کے خلیفہ شاہ غلام حسین مرادآبادی ان کے خلیفہ حافظ شاہ علی حسین مرادآبادی ان کے خلیفہ نورالعارفین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی ان کے خلیفہ حضرت مفتی اعظم قطب عالم اور ان کے خلیفہ وجانشین حضرت تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہم الرحمۃ والرضوان ہیں۔ اس سلسلہ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قطب ربانی، محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف ایک واسطہ ہے وہ اس طرح پر کہ حضرت غوث اعظم ان کے خلیفہ عارف باللہ حضرت منور علی شاہ الہ آبادی اور

ان کے خلیفہ قطب دارین حضرت مولانا شاہ عبدالکریم ملا فقیر آخوند رامپوری قدس سرہم ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ کو احسن العلماء حضرت علامہ مولانا سید حیدر حسن قادری برکاتی قدس سرہٗ سے بھی تمام سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

قاضی شرع نے کہا کہ:

’’جس جنازہ میں چالیس نمازی ہوتے ہیں اس میں ایک ولی تشریعی ہوتا ہے اب حضرت تاج الشریعہ کے نماز جنازہ میں سرکاری آنکڑوں کے مطابق ایک کروڑ بیس لاکھ لوگ شریک رہے۔ اب اس کا اندازہ لگائیں کہ جب چالیس لوگوں پر ایک ولی تشریعی ہوتا ہے تو اس جنازہ میں کتنے ولی تشریعی ہوں گے جنھوں نے تاج الشریعہ کی نماز جنازہ پڑھی ہوگی۔ نیز مفسرین ومحدثین، فقہاء ومفتیان کرام، سادات کرام، علماء ومشائخ عظام، اصفیا واتقیا، خطباء، شعراء، ادباء کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ ہمارے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں کہ جس سے صحیح تعداد شمار کر کے بتایا جا سکے۔ حقیقت حال تو اللہ جل وعلیٰ اور رسول اللہ ﷺ ہی جانیں۔

حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ:

’’اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت کرتا ہے جبریل امین سے فرماتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل امین آسمان کے فرشتوں سے کہتے ہیں میں اس سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ آسمان کے فرشتے زمین کے فرشتوں سے کہتے ہیں کہ ہم اس سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس طرح اس کی شہرت عام ہو جاتی ہے‘‘۔ حضرت تاج الشریعہ کا اللہ ورسول کا محبوب ومقبول ہونا اور قبول فی الارض والسماء اس سے ظاہر وباہر ہے۔

اس کے بعد صلوٰۃ وسلام اور قاضی شرع کی دعا پر اس پرنور محفل کا اختتام ہوا۔ بعد نماز مغرب نوری لنگر سے حاضری کی تواضع کی گئی۔ شرکاء محفل صوفی محمد راشد حسین اشرفی کریمی، مفتی محمد نجف علی قادری، مولانا محمد رفیع نوری، مولانا ادریس رضوی، مولانا ارشد علی

رضوی، مولانا محمد یامین اشرفی، الحاج سید ریاست حسین نوری، الحاج کلیم اللہ خاں نوری، الحاج حکیم صغیر احمد خاں نوری، مولانا عبدالستار تحسینی، مولانا محمد رفیع تحسینی، مولانا محمد قاسم رضوی، مولانا محمد وسیم رضوی، عقیل احمد اشرفی، واحد حسین قدیری، شمشیر احمد اشرفی، مولانا شاداب قدیری، ادریس احمد سیفی، فضل شاہ فضل (نمائندہ انقلاب دہلی)، صدام حسین صدیقی (نمائندہ ہمارا سماج دہلی)، مجاہد حسین (نمائندہ راشٹریہ سہارا دہلی) کے علاوہ شہر و ضلع رامپور سے اہل سلسلہ و عقیدتمند کافی تعداد میں موجود رہے۔

(سید محمد ذبیح اللہ نوری)
خادم قاضی شرع و مفتی ضلع رامپور

(نوٹ: یہ سب خبریں ملک کے مشہور و معروف اردو و ہندی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اردو اخبارات جیسے روزنامہ ''رامپور کا اعلان'' رامپور۔ ''ناظم'' رامپور۔ ''انقلاب'' دہلی۔ ''ہمارا سماج'' دہلی۔ ''خبریں'' دہلی۔ ''سیاسی تقدیر'' دہلی۔ ''اخبار مشرق'' دہلی۔ ''خبر جدید'' دہلی۔ ''سہارا'' دہلی۔ ''صحافت'' لکھنو۔ اور ہندی اخبارات جیسے دینک ''جاگرن''، ''امر اجالا''، ''ہندوستان''، ''ودھان کیسری''، ''شاہ ٹائمز'' رامپور وغیرہ۔)

معائنہ تاج الشریعہ

بحیثیت سرپرست اعلیٰ الجامعۃ الاسلامیہ رامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

یہ ادارہ (مرکزی درسگاہ اہلسنت الجامعۃ الاسلامیہ، رامپور) سرزمین رامپور پر اہل سنت کا واحد ادارہ ہے جس کا قیام ۱۴؍محرم الحرام ۱۴۰۲ھ میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے جلسۂ تعزیت کے موقع پر عمل میں آیا اور ۱۵؍محرم الحرام ۱۴۰۳ھ کو جامعہ کا سنگ بنیاد فقیر قادری نے معززین شہر و احباب اہلسنت کی موجودگی میں رکھا۔ اس وقت جامعہ میں شعبۂ حفظ و قرأت کے ساتھ درجہ عالم تک تعلیم باقاعدہ جاری تھی۔

۹؍شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ کو الجامعۃ الاسلامیہ کے جشن دستار فضیلت کے مبارک موقع پر شریک ہو کر فقیر قادری نے مذکورہ بالا تاثرات کا اظہار کیا تھا میرے مرید مخلص صغیر احمد ازہری سلمہٗ محاسب جامعہ کے مکان ''ازہری منزل'' میں قیام تھا مگر آج جب پھر اس علمی و دینی ادارہ میں جلسۂ افتتاح بخاری شریف میں شریک ہونے کا موقع ملا تو یہ دیکھ کر انتہائی مسرت و شادمانی ہوئی کہ جامعہ تعمیری اعتبار سے ایک عظیم الشان دینی قلعہ بن چکا ہے اور تعلیمی لحاظ سے دورۂ حدیث شریف سے آگے بڑھ کر اس میں شعبہ تخصص فی الفقہ بھی قائم ہو چکا ہے۔

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم نور اللہ مرقدہٗ کی دیرینہ خواہش تھی کہ سرزمین رامپور پر ایک ایسا علمی و دینی مرکزی ادارہ قائم ہو جو دین حق کی سربلندی، باطل کی سرکوبی اور ضلع رامپور کے احباب اہلسنت و جماعت کی تمام مذہبی و ملی ضرورتوں کو پورا کرے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں رول ادا کرے۔ میں چشم بصیرت سے دیکھ رہا ہوں کہ اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کماحقہ ہو رہی ہے اس کے لئے میں اراکین و اساتذہ و

خیر خواہان جامعہ کو اور خاص طور سے جامعہ کے شیخ الحدیث و ناظم اعلیٰ خلیفہ حضور مفتی اعظم، قاضی شرع و مفتی ضلع رامپور حضرت علامہ مولانا مفتی سید شاہد علی حسنی نوری رضوی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی مساعی جلیلہ سے یہ ادارہ ایک دینی قلعہ بن گیا۔

اس وقت الجامعۃ الاسلامیہ کے شعبہ درس نظامی میں ۱۰ اساتذہ کرام، شعبہ حفظ و قرأت میں ۵ اساتذہ کرام بحسن وخوبی کام انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ میں ازہری جونیر ہائی اسکول کا قیام بھی خوش آئند ہے جس میں فی الحال ۹ مدرسین نونہالان ملت اسلامیہ کی تدریسی و تربیتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دیگر ضروریات کے لئے ایک چپراسی، خانسامہ اور خاکروب بھی مقرر ہے۔ مسجد سے متعلق نظام درست رکھنے کے لئے امام، نائب امام اور مؤذن بھی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

جامعہ کا بندوبست کرنے کے لئے مجلس اعلیٰ اور مجلس انتظامی دو ذمہ دار کمیٹیاں ہیں جو اپنا کام بحسن وخوبی انجام دے رہی ہیں۔

میری دیرینہ آرزو کی تکمیل اور مسلم لڑکیوں کی عصری و دینی تعلیم کے لئے جامعہ کے زیر اہتمام ''انوری جامعۃ المحسنات'' بذریہ ہمت خاں نہایت خوبی سے چلایا جارہا ہے جس میں (۱۰) معلمات و دیگر اسٹاف درس و تدریس میں مشغول ہیں۔

یہ بات بھی نہایت اطمینان بخش ہے کہ جامعہ کے سارے اراکین پرخلوص ہیں اور اس کی ترقی وفلاح کے لئے ہمہ وقت مصروف ہیں اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اس کے تعمیری و توسیعی پروگرام روز افزوں ترقی پر ہیں جو اس درسگاہ کو ماضی قریب میں قائم ہونے والی درسگاہوں سے ممتاز کرتے ہیں۔

جامعہ کی تین منزلہ عمارت ۲۵ کمروں پر مشتمل ہے، ''جمالی دارالاقامہ'' کی پہلی منزل ۳ کمروں اور ایک ہال پر مشتمل ہے۔ ''دارالحدیث'' کی تین منزلہ جدید طرز کی عمارت تعمیر ہوچکی ہے۔ جامعہ کی توسیع کی غرض سے نینی تال روڈ پر اڑتیس (۳۸) بیگھہ آراضی اور

جامعہ سے متصل ۳ دکانوں پر مشتمل دوسواسی گز زمین خرید لی گئی ہے۔ مسجد جامعہ کی توسیع کے لئے مسجد سے ملحق ایک قطعہ آراضی خرید لی گئی ہے جس میں تعمیر جدید ہونا ہے۔

اس وقت جامعہ میں حسب ذیل شعبہ جات قائم ہیں:

تعلیم القرآن، دارالحفظ، دارالقرأت، نوری دارالقرأت، درس نظامی، تخصص فی الفقہ، دارالتحقیق، نوری دارالافتا، ازہری جونیر ہائی اسکول، دارالتربیت، مجلس رضا، تحریک اسلامی، ارشادی کتب خانہ، جمالی دارالاقامہ، ازہری دارالاشاعت، ادارہ تحقیقات رضویہ جمالیہ، مجلس جمال مصطفےٰ، انوری جامعۃ المحسنات، رضا کمپیوٹر سیکشن۔ یہ ۱۹ شعبہ جات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ جامعہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ خدا کرے اس کے علمی و عملی مینار چہار دانگ عالم میں مذہب حقہ کی روشنی پھیلائیں۔ علم وعمل کے باہمی ربط سے جامعہ کے فارغین ایک مثالی استاذ، ایک مثالی معلم، مثالی مصلح اور ایک مثالی رہنما بن کر جامعہ کے نام کو روشن کریں اور عشق رسول، عظمت صحابہ، محبت اہل بیت اور تعظیم اولیاء کرام سے سرشار ہوکر ایسی تبلیغ دین متین کریں کہ دوسروں کو بھی سنواریں اور خود بھی دنیا وآخرت میں سرخ روئی حاصل کریں۔ آمین

دستخط

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری

(سرپرست اعلیٰ مرکزی درسگاہ اہلسنت الجامعۃ الاسلامیہ، پرانا گنج، رامپور)

بانی وسربراہ اعلیٰ مرکز الدراساۃ الاسلامیہ جامعۃ الرضا، سی. بی. گنج، متھرا پور، بریلی شریف

۱۱ر محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق ۷ر دسمبر ۲۰۱۱ء بروز بدھ

(روداد الجامعۃ الاسلامیہ رامپور، ص ۳ تا ۶، مجریہ از یکم ستمبر ۲۰۰۹ء تا ۳۱ر جولائی ۲۰۱۲ء)

تاج الشریعہ کے تبرکات

ٹوپی

عمامہ

جبہ

صدری

عصا
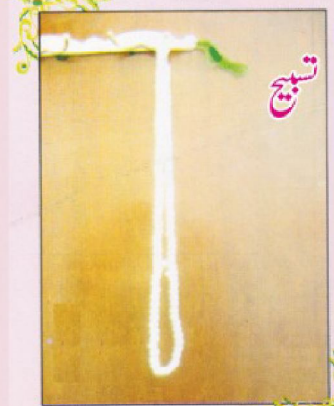
تسبیح

چشمہ

عطردان

کرسی

مرکزی درسگاہِ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور (یوپی)
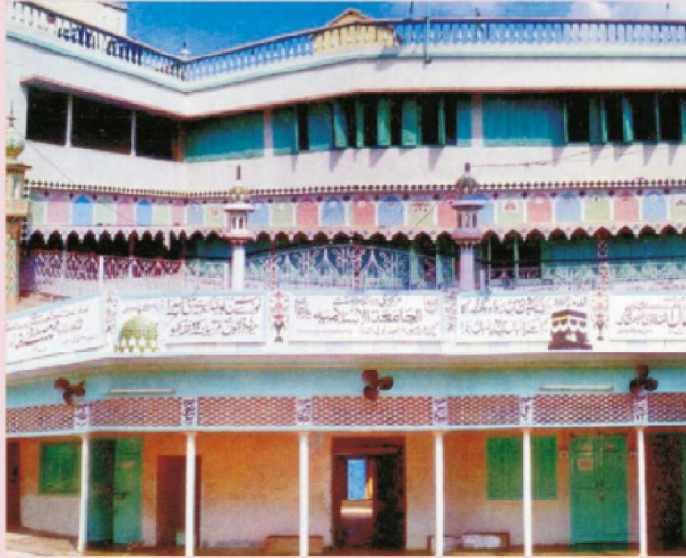
شعبۂ تعلیم نسواں انوری جامعۃ المحسنات بزریہ ہمت خاں رامپور (یوپی)